عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

ستمبر 2004ء
رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

7 ستمبر...... ایک تاریخ ساز دن

ملت اسلامیہ کے زوال کے اسباب

فتنہ قادیانیت اور اس کے مضمرات

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر.................. تیاری کیجئے

میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی

اسلام مذہب میں اعتدال

www.khatm-e-nubuwwat.com

شمارہ نمبر 7 ...... جلد نمبر 39/8

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 7 ☆ جلد 39 / 8

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرۃ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرۃ مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ

حضرۃ مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہؒ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ

حضرۃ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

حضرۃ مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

نگران اعلیٰ

حضرۃ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

نگران

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

ایڈیٹر انچیف

صاحبزادہ طارق محمود صاحب

ایڈیٹر

حضرت مولانا مفتی جمیل خان صاحب

سرکولیشن منیجر

رانا محمد طفیل جاوید

منیجر

قاری محمد حفیظ اللہ صاحب

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد

حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا محمد اکرم طوفانی

چوہدری محمد اقبال

مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا عبد العزیز

مولانا محمد نذر عثمانی

مولانا محمد علی

مولانا غلام حسین

مولانا قاضی احسان احمد

مولانا محمد اسحاق ساقی

مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا غلام مصطفےٰ

مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا فقیر اللہ اختر

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

رابطہ

دفتر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲

فیکس ۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

فتنہ قادیانیت اور اس کے مضمرات	صاحبزادہ طارق محمود	3
سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر......تیاری کیجئے	ادارہ	6

مقالات ومضامین

7 ستمبر 1974ء ایک تاریخ ساز دن	صاحبزادہ طارق محمود	10
توہین رسالت قانون میں متوقع تبدیلیاں	عمر فاروق قریشی	19
شب معراج النبی ﷺ	محمد ابوزبیر	21
اسلام مذہب میں اعتدال......رواداری یا انتہا پسندی	مولانا اکرام اللہ جان	25
ملت اسلامیہ کے زوال کے اسباب	مولانا محمد یوسف دہلویؒ	28

ردقادیانیت

قادیانی تحریک	نعیم آسی	31
سابق قادیانی رانا محمد رفیق کا انٹرویو	نصیر احمد آزاد	38
مرزا طاہر کا عبرتناک انجام	محمد متین خالد	43

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	50
تبصرہ کتب	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

فتنہ قادیانیت اور اس کے مضمرات!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر...... تیاری کیجئے!

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت الامیر خواجہ خواجگان الشیخ مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں، صوفی کامل پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی سیادت میں، یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری زید مجدکم کی معاونت میں، پیکر درویشی حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی متانت میں صاحب علم وعمل حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کی ذہانت میں، حق کی نشانی مولانا محمد اکرم طوفانی کی شجاعت میں اور ہزاروں علمائے ملت، زعمائے قوم کی رفاقت میں کاروان ختم نبوت رواں دواں ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور احتساب فتنہ قادیانیت کا جو بیج بویا تھا وہ الحمدللہ بار آور درخت بن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں مولانا کاشمیریؒ کے شاگرد رشید سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر جنہوں نے اپنے اُستاد کے لگائے مشن میں تن، من، دھن کی بازی لگائی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے بے مثل رفقاء کی جماعت نے قادیانیت کے ناسور کی بیخ کنی کے لئے اپنی توانائیاں وقف کردیں۔ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ کال کوٹھڑیوں میں محبوس رہ کر حق کی شمع روشن کی۔ اپنے ذاتی مفادات کو مسئلہ ختم نبوت پر ترجیح دی۔ قادیانی ذریت کے فرعونوں کے ساتھ وقت کے حکمرانوں سے ٹکر لی۔

چراغ کتنے نڈر تھے شب جوانی کے
ہوا کے رخ پہ چلے اور رات بھر ٹھہرے

برصغیر پاک وہند میں قادیانی فتنہ کو برطانوی سامراج نے نظریہ ضرورت کے تحت پیدا کیا۔ پروان چڑھایا۔ اطاعت برطانیہ اور تنسیخ جہاد کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک کو برطانوی سامراج کی مکمل آشیرباد حاصل رہی۔ مرزا قادیانی کے جماعتی ڈھانچہ کی تشکیل وترتیب میں برطانوی سرکار نے ہر طرح سے سرپرستی کی۔ اُن مخصوص حالات کے تناظر میں جن علماء، زعماء ا رہنماؤں نے خانہ ساز نبوت کو چیلنج کیا اور محاسبہ قادیانیت کے میدان میں اترے بلاشبہ انہوں نے اخلاص، جذبہ حریت، ایثار وقربانی اور صبر واستقامت کی ایک فقیدالمثال تاریخ رقم کی۔ علمائے لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی

کی جعلی نبوت، بے بنیاد الہامات، بے جا پیشین گوئیوں اور ان کے کردار کے حوالے سے سب سے پہلے احتساب مرزائیت کی بنیاد رکھی۔ بعد ازاں مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام نے روحانی، دینی، مذہبی، سیاسی، علمی محاذ پر مسئلہ ختم نبوت کے دفاع اور مرزائیت کی بیخ کنی میں قابل قدر کردار ادا کیا۔ احتساب قادیانیت کی تاریخ تفصیل طلب موضوع ہے۔ اس سے قطع نظر اس میں شک نہیں کہ ہر دور میں علماء اور مختلف رہنماؤں نے مسلسل فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد جاری رکھا۔

آج کے دور میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا ماضی بعید اور ماضی قریب میں' مختلف مکاتب فکر اور مسالک کے علماء نے تقریر و تحریر، مناظرہ و مباہلہ اور فنی اعتبار سے نہ صرف مرزائیت کا چہرہ بے نقاب کیا۔ بلکہ امت مسلمہ کو برطانوی سامراج کی مصلحت پسندی، اور پس پردہ مخصوص مفادات سے بھی آگاہ کیا۔ تقسیم کے بعد جب پاکستان دنیا کے نقشہ پر اسلامی ریاست کے روپ میں ابھرا۔ تو قادیانی جماعت کی قیادت نے اپنا مرکز قادیان (بھارت) سے پاک سرزمین پر منتقل کر دیا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی قادیانی گروہ کو برطانوی حکومت کی سرپرستی اور معاونت حاصل رہی۔ اس کا بین ثبوت یہ کہ پنجاب کے گورنر سر موڈی نے دریائے چناب کے کنارہ آنہ مرلہ کے حساب سے ایک وسیع و عریض رقبہ قادیانی جماعت کو عطا کیا۔ محل وقوع کے اعتبار سے یہ جگہ غیر معمولی اہمیت کی حامل تھی۔ پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد اور وطن عزیز کے اہم ہوائی مستقر سرگودھا کے وسط پہاڑیوں کے دامن میں بالکل اسرائیل کی طرح ایک ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا نام سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ''ربوہ'' رکھا گیا۔ بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دکھایا کہ یہاں ریاست در ریاست کا نظام رائج کیا گیا۔ قادیانی جماعت نے مختلف نظارتیں قائم کیں۔ اپنا عدالتی نظام رائج کیا۔ چونکہ قادیانی ایک صیہونی جماعت تھی جس کے اسرائیل اور بھارت سے یکساں تعلقات اور روابط قائم رہے۔ جو پاکستان کے ازلی ابدی دشمن ہیں۔ نظریاتی طور پر بھی اور جغرافیائی طور پر دونوں ملکوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

افسوس کہ وطن عزیز میں جتنی حکومتیں قائم رہیں۔ وہ برطانیہ کے زیر اثر تھیں۔ یا حاشیہ بردار۔۔۔ اس لئے حکومتی سطح پر یا سرکاری طور پر قادیانی جماعت کے سیاسی ڈھانچہ کا نوٹس نہ لیا گیا اور نہ ہی ریاست در ریاست کے نظام سے متعلق کوئی سا اقدام اٹھایا گیا۔ تحریک ختم نبوت کا کارواں چلتا رہا۔ بساط کے مطابق احتساب کا عمل بھی جاری رہا۔ قدرت کی بے نیازی کہ 1974ء میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کی سطح پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پیپلز پارٹی اکثریتی حکمران جماعت تھی۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے بلاشبہ واحد حکمران تھے جو آزادانہ فیصلے کرنے میں جرات رکھتے تھے۔ ان کے دور میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ تاریخی اور یادگار حیثیت کا حامل رہے گا۔ ہماری تاریخ ہے کہ ہم آزاد ہوئے تو فوری بعد دیگر اسلامی ممالک آزادی کے روپ میں ڈھلے۔ قادیانیوں کے خلاف فیصلہ ہوا تو مختلف اسلامی ملکوں نے پاکستان کی تقلید کرتے ہوئے اپنے ممالک میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد مختلف ہائی

کورٹس، سپریم کورٹ آف پاکستان، وفاقی شرعی عدالت گویا ہر عدالتی محاظ پر قادیانیوں کے خلاف ہونے والے فیصلہ کی توثیق ہوئی۔

اس سارے پس منظر کے بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تحریک ختم نبوت موجودہ مخصوص حالات میں ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے۔ 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد عالمی حالات جس تیزی سے بدلے ہیں اور بالخصوص اسلامی ممالک جس دباؤ کا شکار ہیں۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی جماعت بین الاقوامی سطح پر ایک بار پھر سرگرم عمل ہے اور اس وقت ان کی تحریک کا مرکز و محور 1974ء کی اس آئینی ترمیم کو منسوخ کروانا ہے۔ جسے پاکستانی قوم کے علاوہ پوری امت کی تائید و حمائیت حاصل ہے۔

اس وقت قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ کچھ دیگر تنظیمیں اور جماعتیں بھی سرگرم عمل ہیں۔ الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ واحد جماعت ہے جو اندرون و بیرون ملک محاسبہ قادیانیت میں مستعدی سے فرائض منصبی ادا کر رہی ہے۔ اور اپنے ممکنہ وسائل اور ذرائع سے قادانی فتنہ کے تعاقب میں ہے۔ ان سطور کے چھپنے تک برمنگھم (برطانیہ) میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو چکی ہوگی۔ گزشتہ چند برس کے لئے اگرچہ کانفرنس کے انعقاد اور عالمی سطح کے رہنماؤں کے برطانیہ میں داخلہ پر پابندی کے باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تاہم اللہ کے فضل و کرم اور سرکار دو عالم ﷺ کی ختم المرسلین کے صدقہ مقدس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا چھوڑی جارہی۔ مقام شکر ہے کہ برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی اور سالانہ کانفرنس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جتنی جماعتیں ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ اور رد قادیانیت کے محاذ پر سرگرم عمل ہیں وہ اندرون و بیرون ملک مشترکہ لائحہ عمل کے تحت بین الاقوامی حالات و واقعات کے تناظر میں جدید تقاضوں اور میڈیا کی وساطت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کے مضمرات سے نہ صرف آگاہ کریں بلکہ قادیانی جماعت سے ہمدردی رکھنے والے یورپی ممالک سے سفارتی سطح پر قادیانی مسئلہ کی حقیقت سے بھی آگاہ کریں۔ عالمی برادری کو بھی چاہئے کہ وہ قادیانی فتنہ کے حوالے سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی بے چینی کو نہ صرف محسوس کریں۔ بلکہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین، دینی، مذہبی، سماجی تشخص کی بنیاد پر غیر جانب دارانہ فیصلہ کریں۔

اگر یورپی ممالک مذہبی آزادی کے حوالہ سے بھی تجزیہ کریں تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ قادیانیت اسلام کے بمقابل علیحدہ مذہب اور مسلمانوں کے بمقابل قادیانی علیحدہ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں جیسا کہ مفکر پاکستان علامہ اقبال نے قادیانیت کے بارے میں حتمی رائے دے کر اس بات پر مہر تصدیق ثبت کردی تھی کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ امت مسلمہ کا حصہ ہیں۔ ہمارے اس مؤقف کو یورپی ممالک اور بالخصوص برطانیہ کو ہمدردانہ غور و خوض کرنا چاہئے۔ اگر برطانیہ قادیانیت کو اپنی یادگار سمجھتا ہے تو یہ اس کی ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ روشن خیالی اور آزاد پسندی اس کا نام نہیں کہ ماضی کے قصہ پارینہ کو حقیقت کے آئینہ میں نہ

دیکھا جائے۔ اپنی ہٹ دھرمی اور انا کی بجائے دنیا بھر کی اسلامی برادری کے جذبات کا احساس کرنا عقل مندی، دانشمندی ہے اور موجودہ وقت کا تقاضا بھی ہے۔

23ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

10/9 ستمبر 2004ء کو 23ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہو رہی ہے۔ 7 ستمبر 1974ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے۔ آپ کی ہدایات پر مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی کاوشوں سے دسمبر 1974ء میں آر/ ایم ربوہ کی عدالت کے ملحقہ ایک تھڑا پر جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن پر قائم ہوئی۔ مسجد احرار بخاری مسجد قائم ہوئی۔

ربوہ جس کا اب سرکاری نام چناب نگر ہے۔ اس کو کھلا شہر قرار دینے کے لئے مسلم کالونی قائم کی گئی۔ اس میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے نو کنال قطعہ اراضی پر جامع مسجد ختم نبوت، مدرسہ ختم نبوت، بخاری لائبریری، دارالمبلغین اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبوں پر مشتمل تعمیراتی پلان بنایا۔ بحمد للہ! اب عظیم الشان جامع مسجد دو منزلہ مدرسہ اور دیگر شعبہ جات کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ عظیم الشان دارالقرآن تعمیر کئے گئے ہیں۔ چھ درجات حفظ و ناظرہ لڑکوں اور لڑکوں کی تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مدرسہ ختم نبوت وفاق المدارس کے ساتھ ملحق ہے۔ اساتذہ کی سات رہائش گاہیں اس کے علاوہ ہیں۔ جامع مسجد و مدرسہ کے سامنے گیارہ کنال اراضی مزید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خرید کی ہے۔ اس پر درس نظامی کے اجراء کے لئے منصوبہ زیر غور ہے۔ چناب نگر میں اہل اسلام کی کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری نہ تھی۔ الرشید ٹرسٹ کراچی نے توجہ کی۔ عرصہ سے اہل اسلام کے علاج و معالجہ کے لئے الرشید کلینک احسن طریق پر کام کر رہا ہے۔ جس سے مسلمانوں کے علاج و معالجہ کی ضروریات بطریق احسن پوری ہو رہی ہیں۔ ایک سرکاری ڈسپنسری بھی قریب میں قائم ہے۔ 1975ء سے ہی جامع مسجد محمدیہ زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیرت کانفرنسوں اور دیگر مواقع پر مختلف اجتماعات ہونے شروع ہوئے۔

ان دنوں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں منعقد ہوتی تھی۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر اجتماعی جمعہ محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر رکھا جاتا تھا۔ 1986ء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چنیوٹ سے ختم نبوت کانفرنس کو چناب نگر میں منتقل کیا۔ اس سال 23ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہے۔ یہ کانفرنس دراصل قادیان سے چنیوٹ اور چنیوٹ سے چناب نگر سو سالہ امت مسلمہ کی محنتوں کا ایک تسلسل ہے۔ اس طرح دینی مدارس میں شعبان

المبارک میں چھٹیوں کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین کے تحت سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس ہوتا ہے۔ ملک بھر سے علماء، مناظرین، سکالرز لیکچر دیتے ہیں۔ یہ بھی قادیان سے ملتان اور ملتان سے چناب نگر امت کے سوسالہ تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ چناب نگر کے اس کورس سے ہزاروں علماء وطلباء فیضیاب ہو چکے ہیں۔ امسال یہ کورس 23 ستمبر 2004ء بروز بدھ سے شروع ہو رہا ہے۔ جس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعاؤں سے ہوگا۔

سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ تمام مکاتب کی ہمیشہ نمائندگی ہوتی رہی ہے۔ ہمیشہ یہ کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا عملی ثبوت ہوتی ہے۔ یہ کانفرنس چناب نگر میں ہونے والے تمام اجتماعات سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے عوام کی بھاری تعداد وفود اور قافلوں کی شکل میں شرکت کرتی ہے۔ یوں یہ کانفرنس استحکام پاکستان کا بھی مظہر ہوتی ہے۔

کانفرنس جمعرات صبح دس بجے سے شروع ہو کر جمعہ عصر کی نماز پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس کے کل پانچ اجلاس ہوتے ہیں۔ جبکہ عصر کے بعد سوالات و جوابات اور دروس کی محافل اس کے علاوہ منعقد ہوتی ہیں۔ کانفرنس کا پنڈال حاضری، تقاریر، جوش وجذبہ دیکھ کر منی رائیونڈ کا سا منظر ہوتا ہے۔

کانفرنس کے سرپرست وصدر شیخ المشائخ خوجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم اور منتظم اعلیٰ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ ہوتے ہیں۔ کانفرنس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کی ٹیم فیصل آباد اور سرگودھا ڈویژن کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں تبلیغی دورہ کر کے شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ کانفرنس میں شرکاء کا جوش وجذبہ دیکھنے والا ہوتا ہے۔ تمام دینی جماعتوں کے سربراہان کی شرکت پر ایمان پرور نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانوں کا عظیم اجتماع ہوتا ہے۔ جمعہ کی نماز پر جامع مسجد ومدرسہ کا صحن برآمدے، چھتیں تک پر ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں بندگان خدا جب نماز کے لئے سجدہ ریز ہوتے ہیں تو آسمانی فرشتے بھی رشک سے دیکھتے ہوں گے۔ کانفرنس کے روحانی مناظر قابل نظارہ ہوتے ہیں۔

امسال مجلس عمل کی مرکزی قیادت، تمام مکاتب فکر کے علماء، مشائخ وشیوخ حدیث، مناظرین، سکالرز کے ایمان دار، جہاد آفریں، حقائق افروز مناظر سے فضائیں معمور اور روحیں مسرور ہوں گی۔ 10/9 ستمبر سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ کانفرنس کی انتظامیہ مہمانوں کی آمد کے لئے سراپا انتظار ہے۔ سالانہ خالصتاً دینی، مذہبی، روحانی اجتماع سے بہرہ ور ہونے کے لئے تشریف لائیں۔

صدائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی اکابر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندہریؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا محمد حیاتؒ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد شریف جالندہریؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ حضرت محمد شریف بہاول پوریؒ حضرت مولانا تاج محمودؒ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے روحانی ورثاء اس کانفرنس کے انتظامات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سراپا اخلاص ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت مولانا ابوالحسنات خلیل احمد قادریؒ، حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ جہان پوریؒ، حضرت مولانا عالی الحارثیؒ، حضرت مولانا سید مظفر علی شمسی، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، حضرت مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا داؤد غزنویؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ، جناب صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، حضرت مولانا صاحبزادہ فیض الحسن، حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ، حضرت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ جناب آغا شورش کاشمیریؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ایسے ہزاروں علماء ومشائخ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے حلقہ اثر کے حضرات کی شرکت سے ان مرحوم اکابر کی محفل کا نقشہ آنکھوں کے سامنے رقص کناں ہوتا ہے۔

امسال جرمنی، پاکستان، امریکہ کے سرکردہ قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی خبروں نے کانفرنس کی شرکت کو مزید دلکش بنادیا ہے۔ سرحد کے وزراء اور ممبران اسمبلی کی شرکت سے کانفرنس کو ایک اور جلاء ملے گا۔ قادیان سے چناب نگر تک فتنہ قادیانیت کے تعاقب وقانونی وعلمی احتساب کے عمل کو ایک بار زندہ کرنے کا عہد دہرایا جائے گا اور کانفرنس کے شرکاء ایک نیا ولولہ جوش وجذبہ لیکر اپنے گھروں کو روانہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان مخلصانہ محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

ضروری اعلان!

محترم قارئین لولاک! ہمیں بعض علاقوں سے شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں۔ ماہنامہ لولاک ایک رجسٹرڈ رسالہ ہے۔ جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی بھی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز ادا نہ کیا جائے۔ بلکہ دفتر ماہنامہ لولاک ملتان سے فوری طور پر رابطہ کیا جائے۔ ادارہ لولاک

چناب نگر پولیس چوکی اور مسجد کا تنازعہ

چناب نگر میں پولیس چوکی کی مسجد کا تنازعہ کافی دنوں سے چل رہا ہے اور اس پر عوامی احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ چناب نگر کی اس مسجد کے تنازعے کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ چناب نگر کی قادیانی آبادی میں پولیس کی چوکی ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے۔ جس میں چوکی کے مسلمان ملازمین اور آنے جانے والے مسلمان اس مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ گزشتہ عشرہ سے پولیس حکام نے چوکی کو یہاں سے تبدیل کرنے کا اچانک فیصلہ کیا۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ قادیانی جماعت اس جگہ کو اپنے تصرف میں لاکر اسے جامعہ احمدیہ میں شامل کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے ایک عرصہ سے کوشاں ہے۔ یہ مسئلہ آج سے آٹھ برس قبل بھی اٹھایا گیا تھا۔ جس پر آئی جی پنجاب نے جھنگ کے ایس ایس پی جناب اسلم ترین کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ اس پر رپورٹ پیش کریں۔ چنانچہ انہوں نے انکوائری کے بعد رپورٹ دی کہ پولیس چوکی کے لئے یہی جگہ موزوں ہے اور یہاں سے پولیس چوکی کو منتقل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ چنانچہ اس رپورٹ کے بعد اس جگہ کو حاصل کرنے کے لئے قادیانی جماعت کی درخواست نمٹادی گئی۔ اب دوبارہ یہ مسئلہ کھڑا کیا گیا ہے اور ڈی آئی جی فیصل آباد کے بقول انہوں نے چوکی کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے احکام بھی جاری کردیئے ہیں۔ جن کے تحت پولیس چوکی کو ایک ایسی جگہ منتقل کیا گیا ہے جو دو حوالوں سے قطعی غیر موزوں ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ وہ بالکل ویران جگہ پر ہے اور عام لوگوں کا وہاں آنا جانا مشکل ہے۔ دوسرا اس لئے کہ وہ جگہ پولیس اسٹیشن چناب نگر چند سو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ جہاں اس کی سرے سے ضرورت ہی نہیں ہے۔ پولیس چوکی کی منتقلی کے اس فیصلے سے یہ مسئلہ پیدا ہوگیا کہ اس میں ایک آباد مسجد ہے جو ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے اور اس میں نمازیں بھی پڑھی جارہی ہیں۔ اس کا کیا بنے گا؟۔ اور یہ جگہ قادیانیوں کے سپرد کرنے کے بعد اگر مسمار کردی گئی تو اس کو کیسے برداشت کیا جاسکے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران نے جھنگ کے متعلقہ حکام سے رابطہ کیا اور انہیں عوامی جذبات سے آگاہ کیا۔ انتظامیہ نے انہیں یقین دلایا کہ پولیس چوکی یہاں سے تبدیل نہیں ہوگی۔ علمائے کرام کے انتظامیہ سے مذاکرات جاری تھے کہ ایک رات قادیانیوں نے اس جگہ پر اچانک ہلہ بول دیا۔ مسجد کے طہارت خانے اور ٹوٹیاں گرادیں اور اینٹوں کی چنائی سے مسجد کے دروازے پر رکاوٹ کھڑی کردی۔ جس پر علاقہ بھر کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے اور مختلف عوامی مظاہروں کے علاوہ گزشتہ جمعہ کی نماز بھی چناب نگر کے تمام آئمہ وخطباء نے ریلوے اسٹیشن کی مسجد میں، اجتماعی طور پر ادا کی ہے۔ جس میں مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی اور اعلان کیا کہ مسجد کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ اسے گرانے یا بے آبرو کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی اسے قادیانیوں کے سپرد کرنے کی کوئی حرکت برداشت کی جائے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ ملک بھر کی دینی جماعتوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ پولیس چوکی کو اس کی جگہ میں واپس لے جایا جائے۔ کیونکہ مسجد کا تحفظ بھی اسی میں ہے۔

7 ستمبر 1974ء......ایک تاریخ ساز دن

صاحبزادہ طارق محمود

علامہ اقبال مرحوم کا مطالبہ

7 ستمبر 1974ء کے دن کو ہماری قومی وملی تاریخ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک ایسا گروہ جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اس دن اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ پر وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ جمہوری اور پارلیمانی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ سب سے پہلے مفکر پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اگرچہ محتاط مطالبہ کیا تھا۔ تاہم عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی فتنہ کے مضرات کے حوالے سے علامہ اقبال مرحوم کے بلند پایہ افکار ونظریات گواہ ہیں کہ انہوں نے قادیانیت کے خاتمہ کے لئے وہی حل تجویز فرمایا تھا جو آج سے پندرہ سو برس پہلے اسلام نے ارتداد اختیار کرنے والوں کے لئے پیش کیا تھا۔ قادیانی فتنہ کا خاتمہ دینی ضوابط، شرعی اصولوں اور علامہ اقبالؒ کے فکری تقاضوں کے تحت ہی ممکن ہے۔

الگ امت......الگ قوم

7 ستمبر 1974ء کا یادگار فیصلہ اپنے پیچھے مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا حامل ہے۔ قادیانیوں کو ان کے مذہبی، دینی اور معاشرتی تشخص کی بنا پر مسلمانوں سے الگ قوم قرار دینا ضروری تھا۔ قادیانیوں کے مخصوص مذہبی عقائد، قول وفعل اور طرز عمل نے ثابت کر دکھایا کہ وہ بہر طور مسلمانوں سے علیحدہ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت اور ان کے مختلف نوع کے دعاوی پر ایمان ویقین رکھنے کے بعد وہ ایک ایسی امت کا درجہ رکھتے ہیں جن کا ملت اسلامیہ سے کوئی تعلق باقی نہیں رہ جاتا۔ الگ دین، الگ مذہب، الگ معاشرت اور الگ پیغمبر پر ایمان کے بعد قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں سے نکال کر اپنے مذہب کا تحفظ اور پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت و ناموس کا دفاع کرنا مسلمانوں کا دینی، شرعی، اخلاقی اور قانونی حق تھا۔ چنانچہ مسلمانوں نے ایک طویل پرامن تحریک کے ذریعہ اپنا اصولی حق حاصل کیا۔ قادیانیت کا احتساب اس لئے بھی ضروری تھا کہ انہوں نے نہ صرف اسلام کا لیبل استعمال کیا بلکہ مخصوص مقدس شعائر اسلامی کو اختیار کر کے اہانت اسلام کا ارتکاب کیا اور مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ بھی ڈالا۔

تاریخی پس منظر

7 ستمبر 1974ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی حقیقت جاننے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی............کے کردار اور ان کی تحریک کے مقاصد کا نظر بغائر مشاہدہ اور تجزیہ کیا جانا ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی برطانوی سامراج کی ایجاد اور ضرورت تھا۔ برطانوی سامراج نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے روپ میں ہندوستان پر قبضہ کیا۔ جنگ پلاسی سے 1857ء کی جنگ آزادی تک ہندوستان میں انگریز کامیابیوں اور کامرانیوں کے زینے طے کرتے رہے۔ برطانوی سامراج کا یہ نظریہ خام خیالی نکلا۔ وہ مسلمانوں کے جسموں پر حکومت کرنے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن ان کے دلوں پر حکومت کرنا ان کے بس کا روگ نہ بن سکا۔

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ثابت کردکھایا کہ وہ غلامی کی زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہیں۔ علمائے حق نے بیش بہا قربانیاں دے کر مسلمانوں میں روح جہاد کے ولولہ کو تازہ رکھا۔ انگریز نے ہندوستان میں اپنی حکومت کے استحکام کے لئے جو روح فرسا مظالم روا رکھے۔ ان کی تمام تر تفصیل مسٹر ایڈورڈ ٹامسن کی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اپنے تمام تر مظالم، جبر و استبداد کے باوجود انگریز ہندوستانی مسلمانوں کو زیر نہ کرسکا۔ مسلمان حریت پسندوں کا جذبہ جہاد، انگریز کے لئے سوہان روح بن گیا۔ انگریز سامراج کی پریشانی کا اندازہ W.W.Hunter کی کتاب Our Indian Muslams ''ہمارے ہندستانی مسلمان'' سے لگایا جاسکتا ہے۔ 1869ء میں برطانوی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل وفد نے سرولیم کی قیادت میں ہندوستان بھر کا دورہ کیا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمان غلامی پسند نہیں کرتے۔ ایسے حالات میں وہ جہاد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ شہادت کی موت کو اپنے لئے باعث نجات اور باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وفد نے The Arrival of British Empire in India کے عنوان سے دو رپورٹیں مرتب کیں۔

ایک رپورٹ میں مسئلہ کی نشاندہی (جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے) اور دوسری رپورٹ میں مسئلہ کا حل تجویز کیا گیا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی، مذہبی پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر ہمیں ان میں سے کوئی ایسا شخص مل جائے جو جہاد کی منسوخی کی الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر کام لیا جاسکتا ہے۔

قادیانی تحریک کے مقاصد

یہ وہ مخصوص پس منظر تھا۔ جس کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کو برطانوی سرکار نے نظریہ ضرورت کے تحت سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا۔ اپنے خاندانی پس منظر کے حوالے سے بھی مرزا قادیانی کا انتخاب موزوں ترین تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے والد نے جنگ آزادی میں حریت پسندوں کو کچلنے کے لئے پچاس گھوڑوں مع سواروں

کے انگریزوں کی مدد کے لئے دیئے تھے۔ مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر مشہور سفاک اور ظالم جنرل نکلسن کی فوج میں شامل رہا تھا۔ مرزا قادیانی کے آباؤ اجداد انگریز کے وفادار اور خیر خواہ تھے۔ تاریخ رئیسان پنجاب تصنیف کردہ مسٹر گریفن میں اس کی سند موجود ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنی تحریک کا آغاز کیا۔ پہلے وہ مناظر کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔ اس نے ابتداً مذہبی مصلح اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مجدد بن بیٹھے۔ ترقی کرتے ہوئے مہدی بنے پھر مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد ظلی و بروزی نبی ہونے کی غیر اسلامی اصطلاحیں اختیار کیں اور پھر 1901ء میں باقاعدہ نبوت کا اعلان کر دیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس پر وحی بارش کی طرح نازل ہوتی ہے مرزا قادیانی نے دس لاکھ نشانات (معجزات) کا دعویٰ بھی کیا۔ ''جماعت قادیانی'' کے بانی ہونے کی حیثیت سے اس کی تحریک کا مرکز ومحور............ تنسیخ جہاد اور اطاعت برطانیہ رہا۔ مرزا قادیانی نے برطانوی سرکار کی مدح وستائش اور جہاد کی مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے انگریزی حکومت کی تائید وحمایت میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب ص ۱۵ از مرزا غلام احمد قادیانی) ان کا یہ دعویٰ اس لحاظ سے سچ ہے کہ انہوں نے خود اعتراف کیا تھا کہ وہ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہیں۔

قادیانی محاسبہ تحریک......!

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریک کو متعارف کروانے کے لئے ''براہین احمدیہ'' لکھی۔ حریت پسند علماء اور مسلمانوں پر وحشیانہ ظلم وستم کے باوجود انہوں نے انگریز کی مکمل اطاعت، وفاداری، فرمانبرداری اختیار کرنے پر زور دیا۔ آزادی کے متوالوں اور انگریز سامراج کے خلاف باغیانہ خیالات رکھنے والوں کو غدار، قزاق اور گھٹیا القابات دے کر انگریز کا حق نمک ادا کیا۔ برصغیر پاک وہند کے علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مختلف نوع کے دعویٰ جات الہامات اور مسلمانوں کے برعکس انگریز کی حمایت اور وفاداری کے حوالہ سے کردار اور مقاصد کا سختی سے نوٹس لیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ پر سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ بعد ازاں مرزا کے عزائم کو بھانپتے ہوئے روحانی، دینی، مذہبی، سیاسی اور علمی شخصیات بھی میدان عمل میں آ گئیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ فریضہ حج کے بعد مستقل قیام کی خاطر حجاز مقدس میں ٹھہرے تو وہاں پر مقیم حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے ایک رؤیاء کی بنیاد پر حضرت پیر صاحبؒ سے کہا کہ وہ ہندوستان نہ چھوڑیں وہاں ایک فتنہ رونما ہونے والا ہے۔ آپ کا ہندوستان میں خالی بیٹھے رہنا بھی باعث برکت ہوگا۔ سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے عملاً مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ ومناظرہ کے ایمان پرور چیلنج دے کر مسلمانوں کو نہ صرف گمراہی سے بچایا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو چاروں شانے چت کیا۔ روحانی محاذ پھر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، پیر

جماعت علی شاہؒ اور بالخصوص حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے قادیانیت کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے وعظ ونصیحت کے علاوہ قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنے والوں کے لئے پرسوز دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے نہ صرف مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دیا۔ بلکہ انہیں کافر نہ ماننے والوں کے خلاف بھی کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ علمی محاذ پر مولانا محمد رفیق دلاوریؒ، مولانا محمد علی مونگیرویؒ، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ اور مولانا محمد عبداللہ معمارؒ مصنف محمدیہ پاکٹ بک، بجواب احمدیہ پاکٹ بک نے بھرپور قلمی جہاد کیا۔ صحافت کے میدان میں مولانا ظفر علی خانؒ نے نظم ونثر کے ذریعہ قادیانیت کے بخئے ادھیڑے۔ خطابت کے میدان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے زور بیان سے قادیانیت کا گریبان چاک کئے رکھا۔

یہ انفرادیت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ کو حاصل ہے کہ انہوں نے دینی، علمی اور عملی طور پر قادیانیت کے خلاف دائرہ تنگ کئے رکھا۔ فکری محاذ پر حضرت علامہ اقبالؒ نے قادیانی فتنہ کو ضرب کلیمی کے ذریعہ پاش پاش کیا۔ مناظرہ ومباہلہ کے محاذ پر حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ناک آؤٹ کیا۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانیت کے علمی وفکری محاسبہ کے لئے علامہ اقبالؒ کا زرخیز دماغ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سحر انگیز زبان سے کام لیا۔ اُمت کو قادیانی فتنہ کے مضرات سے بچانے کے لئے حضرت کاشمیریؒ کی فکرمندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے قادیانیت اور باطل فتنوں کے احتساب کے حوالے سے استاد ہونے کے باوجود اپنے شاگرد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی تجویز پر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر منتخب کیا گیا۔ لاہور شیرانوالہ گیٹ کے فقید المثال علماء کے اجتماع میں پانچ سو علما نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی تاریخی اجتماع میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ''امیر شریعت'' کے لقب سے نوازا گیا۔ اس اجتماع میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبدالعزیزؒ گوجرانوالہ، مولانا ظفر علی خانؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جیسی جلیل القدر ہستیوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر قادیانی فتنہ کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کا عہد کیا تھا۔

آستین کا سانپ

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت (26 مئی 1908ء) کے بعد حکیم نوردین نے قادیانی جماعت کی امارت سنبھالی۔ ان کے بعد مرزا محمود احمد نے نام نہاد خلافت کا منصب سنبھالا۔ قادیانی جماعت کی بھرپور مخالفت کے باوجود پاکستان کا قیام معرض وجود میں آیا۔ یاد رہے کہ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے۔ پاکستان کا قیام اس لحاظ سے متبرک ثابت ہوا کہ تقسیم کے موقع پر قادیانیوں نے مسلمانوں کے بالمقابل الگ قوم ہونے کی حیثیت خود ہی واضح کردی۔ بھارت اور پاکستان کی حد بندی کے حوالے سے کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا مؤقف بیان کررہے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے سرظفر اللہ خان قادیانی وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ تقسیم کو

سمجھی دیکھتے ہوئے کہ ایک خالصتاً نظریاتی ریاست وجود میں آنے والی ہے۔ قادیانی جماعت نے مسلمانوں میں شامل ہونے کی بجائے حد بندی کمیشن کو اپنا الگ میمورنڈم پیش کر کے اپنے آبائی روحانی مسکن (قادیان) کو ویٹیکن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کر دیا۔ قادیانی جماعت نے محضر نامہ (Memorandom) میں قادیانیوں کے علیحدہ مذہب سول و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز تعداد کیفیت آبادی کے علاوہ اپنا نقشہ بھی پیش کیا۔ یہ نقشہ انہوں نے 1940ء میں تیار کیا تھا۔ قادیانی جماعت کی عیاری، مکاری کی تمام تر تفصیلات حکومت وقت کی شائع کردہ کتاب Partation of Punjab جلد نمبر 1 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ باؤنڈری کمیشن نے قادیانیوں کو ان کی خواہش پر مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر بھارت میں شامل کر دیا۔ یوں آستین کا سانپ سر ظفر اللہ خان قادیانی نے ایک گہری سازش کے تحت بھارت کو کشمیر کے ہڑپ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ نتیجتاً مسئلہ کشمیر آج تک نہ حل ہو سکا۔ کشمیر میں قادیانیوں کی غیر معمولی دلچسپی ایک الگ تفصیل طلب موضوع ہے۔

قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت 1953ء

قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت نے گورنر پنجاب سر موڈی کی نظر عنایت کے طفیل دریائے چناب کے کنارے پہاڑیوں کے دامن میں ایک وسیع رقبہ جماعت کے نام پر کوڑیوں کے بھاؤ خرید کر پاکستان کے قلب میں ایک دوسری اسرائیلی ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس جگہ کا نام پہلے چک ڈھگیاں تھا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی خاطر نیا نام ربوہ رکھا۔ جسے اب تبدیل کر کے سرکاری طور پر چناب نگر کا نام دیا گیا ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد پہلی کابینہ بنی تو سر ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اسی ظفر اللہ خان قادیانی نے اپنے محسن قائداعظم کے جنازہ میں موجود ہوتے ہوئے بھی قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ چونکہ قائداعظم قادیانی نہ تھے۔ اخباری نمائندوں کے استفسار پر سر ظفر اللہ خان قادیانی نے دل کی بات کھول دی کہ انہیں مسلمان حکومت کا کافر وزیر سمجھ لیں یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر.......... سر ظفر اللہ خان قادیانی کی وزارت نے قادیانیت کو تقویت بخشی۔ کیونکہ وہ بڑی سرکار کی آنکھ کا تارا تھے۔

قادیانی اپنے اثر و نفوذ اور برطانوی سرکار کی مسلسل سرپرستی کے باعث پاکستان میں اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔ پاک فضائیہ اور بری فوج کے چند افسروں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے ملاقات کر کے انہیں قادیانی خطرے سے آگاہ کیا۔ حضرت شاہ جیؒ غریب الدیار تھے۔ بیماری، کمزوری اور بڑھاپا اس کے سوا تھا۔ احرار کی قوت منتشر تھی۔ اس کے باوجود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کمزور جسم اور مضبوط ایمان کی بنیاد پر قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھنے کا مصمم عزم کر لیا۔ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے سے پہلے جماعت احرار کی سیاسی حیثیت کے خاتمہ کا اعلان کیا۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے امیر

شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اخلاص اور جذبہ کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ حضرت شاہ جیؒ کا بہت بڑا کارنامہ تھا کہ انہوں نے ایک مقدس مشن کی خاطر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور اہل تشیع تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اسی بابرکت اتحاد کی بدولت 31 علماء کے 22 نکات مرتب ہوئے۔ جو آگے چل کر ملک کے دستوری آئینی ڈھانچہ کی ترتیب و ترویج میں کام آئے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مرزا بشیر الدین محمود کا چیلنج قبول کیا۔ جنہوں نے حصول اقتدار اور قادیانی حکومت کے قیام کے حوالے سے کہا تھا کہ 1952ء نہ جانے پائے گا جواب میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تاریخی جملہ فرمایا تھا کہ مرزا بشیر الدین 1952ء تیرا ہے۔ تو 1953ء عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ہوگا۔ 1953ء میں حضرت شاہ صاحبؒ اور ان کے رفقاء کا اخلاص رنگ لایا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے جذبہ کو فروغ بخشا۔ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر مختلف مکاتب فکر کے علماء، زعما اور رہنماؤں کے باہمی اتحاد، اخوت، یگانگت کے روح پرور مناظر دیکھے گئے۔ قادیانی جماعت کو بدستور برطانیہ اور دیگر باطل قوتوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ 1953ء کی انٹی قادیانی تحریک کو حکومت وقت نے طاقت کے زور پر کچل دیا۔ دس ہزار عاشقان مصطفیٰ ﷺ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جام شہادت نوش کر کے حیات ابدی پا گئے۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت بظاہر دب گئی تھی۔ لیکن مقاصد کے لحاظ سے کامیاب رہی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا بنیادی مقصد قادیانیت کے منہ زور گھوڑے کو لگام دینا تھا۔ اقتدار کی دہلیز تک پہنچنے والے قادیانی جماعت کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقائے تحریک کی کاوش کامیاب رہی۔

ٹھوکر سے میرا پاؤں زخمی ہوا ضرور
رستے میں جو کھڑا تھا کوہسار ہٹ گیا

1953ء کی تحریک کے حوالے سے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کسی نے طنزاً پوچھا۔ حضرت! وہ آپ کی تحریک کا کیا بنا؟ حضرت شاہ جیؒ نے برجستہ فرمایا کہ: ”میں نے مسلمانوں کے سینوں میں ایسا ایٹم بم فٹ کر دیا ہے جو وقت آنے پر پھٹے گا اور اپنا کام دکھائے گا۔“

نئے جال پرانے شکاری

زخم خوردہ قادیانی جماعت نے پس پردہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے نئے جال بننے شروع کر دیئے۔ یہ ہمارا قومی المیہ ہے کہ ہر حکومت وقت نے قادیانیوں کو تحفظ فراہم کیا۔ برطانوی تسلط کے باعث ہر حکومت برطانیہ کے زیر اثر رہی اور انہی کے تربیت یافتہ مہرے حکومت کرتے رہے۔ سابق صدر ایوب خاں کے دور میں قادیانی پاک مسلح افواج کے علاوہ دیگر شعبوں میں اہم سرکاری کلیدی عہدوں پر براجمان ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ ایوب خاں قادیانی جرنیلوں کے نرغے میں تھے۔ جب کہ ایم ایم احمد اقتصادی منصوبہ بندی شعبہ کے حوالے سے سیاہ سفید کا

مالک تھا۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ قادیانیوں کی ایک مخصوصی سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ تھی۔ محترم مجید نظامی ایڈیٹر ''نوائے وقت'' اور محترم جاوید اقبال (فرزند علامہ اقبال مرحوم) جس کے زندہ گواہ ہیں۔ 1965ء میں قادیانی سازش ناکام ہوئی۔ لیکن غلط منصوبہ کے باعث مرحوم مشرقی پاکستان کے بنگالیوں میں احساس محرومی پیدا ہوا۔ 1970ء میں وطن عزیز دولخت ہوا تو اس سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مرکزی کردار قادیانی جماعت نے ہی ادا کیا تھا۔

پیپلز پارٹی اور قادیانی جماعت کا انتخابی معاہدہ

جنرل محمد یحییٰ خان نے پاکستان کی قسمت اور اپنی آخرت کو تباہ کیا۔ ان کے دور میں عام انتخابات ہوئے تو مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ نے اکثریت حاصل کی۔ 1970ء کے عام انتخابات سے قبل قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے خفیہ ملاقات کی۔ جس کے نتیجہ میں دونوں جماعتوں کے درمیان انتخابی معاہدہ ہوا۔ قادیانی جماعت نے پیپلز پارٹی کے منشور اور سیکولر ذہن کی بنیاد پر اس جماعت کو انتخابات میں کامیاب بنانے کے لئے اپنے تمام جماعتی وسائل جھونک دیئے۔ پیپلز پارٹی کی کامیابی کے لئے ''نصرت جہاں فنڈ'' قائم کیا گیا۔ قادیانی جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں بالخصوص خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو انتخابی معرکہ میں خدمت پر مامور کیا گیا...... خدا تعالیٰ کی شان بے نیازی کہ قادیانی جماعت نے جس پارٹی کو لادین سمجھ کر کامیاب کروایا۔ اسی جماعت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

آگ دی جب باغبان نے آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

29 مئی 1974ء کا سانحہ

1974ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کا ایک گروپ سیر و تفریح کی غرض سے بذریعہ (ٹرین) چناب ایکسپریس براستہ چناب نگر (ربوہ) سے گزرا۔ بعض قادیانیوں نے انہیں قادیانیت کی تبلیغ اور دعوت کے حوالے سے لٹریچر دیا۔ جس پر باہمی تو تکرار اور تصادم کی نوبت آئی۔ قادیانی جماعت نے 29 مئی 1974ء کو طلباء کی واپسی پر انہیں سبق سکھانے کے لئے عملاً دہشت گردی کرنے کی پیشگی منصوبہ بندی کی۔ 3 ہزار کے قریب خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے قادیانی جماعت کی ذیلی تنظیموں کے سربراہوں کی موجودگی میں پہلے طلباء کی مخصوص بوگی کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ بعد ازاں ان کے ڈبے کو گھیرے میں لے کر طلباء پر وحشیانہ تشدد کیا۔ اس تمام کارروائی کی نگرانی مرزا طاہر احمد نے کی۔ اس دوران وہ احمدیت زندہ باد محمدیت مردہ باد کے نعرے لگا کر اور بھنگڑا ڈال کر اپنی فتح کا جشن مناتے رہے۔

تحریک ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمودؒ کو اس سانحہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے آغا شورش کاشمیریؒ اور

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر سید محمد یوسف بنوریؒ کو بذریعہ ٹیلی فون مطلع کیا۔ جبکہ مولانا کے معتمد ساتھی مولوی فقیر محمد نے مقامی انتظامیہ، پریس، تاجر، علماء، وکلاء اور طلباء کو مطلع کیا۔ ٹرین کے فیصل آباد پہنچنے سے پہلے مسلمانوں کا اچھا خاصا ہجوم جمع ہو گیا۔ زخمی طلباء کی حالت زار دیکھ کر مسلمانوں کے دل بھر آئے۔ ابتدائی طبی امداد علاج معالجہ اور تواضع کے بعد طلباء کو ائر کنڈیشن بوگی میں منتقل کیا گیا۔ تحریک کے قائد مولانا تاج محمودؒ نے طلباء اور مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم اپنے جگر کے ٹکڑوں کے خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ طلباء کے خون کا حساب لیا جائے گا۔ چناب ایکسپریس تقریباً 4 گھنٹے تاخیر سے روانہ ہوئی تو طلباء کو عقیدت و افتخار اور ایسے والہانہ انداز میں رخصت کیا گیا۔ جسے وہ مدتوں یاد رکھیں گے۔ زرعی یونیورسٹی کے طلباء کی آمد نے ماحول کو اور زیادہ پر جوش بنا دیا تھا۔ روانگی کے لئے ٹرین کی حرکت کے ساتھ ہی پلیٹ فارم پر تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ محمدیت زندہ باد۔ مجاہد طلباء زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ دوسرے روز اخبارات نے ’’سانحہ ربوہ‘‘ کو شہ سرخیوں اور زخمی طلباء کی تصویروں کے ساتھ شائع کیا۔ تو پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ اس واقعہ کے بعد اس تحریک کا آغاز ہوا جس کے نتیجہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

پرامن تحریک کا آغاز

29 مئی 1974ء کے دلخراش سانحہ کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ آل پارٹیز مجلس عمل میں شامل قائدین اور رہنماؤں نے بہترین حکمت عملی، منصوبہ بندی سے پرامن تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔ مجلس عمل کا پہلا اجلاس 9 جون کو شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ہوا۔ جس میں تمام دینی سیاسی جماعتوں کے قائدین اور نمائندوں نے شرکت کی۔ 29 مئی کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے جسٹس ہمدانی کی سربراہی میں ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ جس نے 112 صفحات پر مشتمل حتمی رپورٹ وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے کو پیش کر دی۔ مجلس عمل نے مطالبات تسلیم کروانے کے لئے 14 جون 1974ء کو ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا اور مسلمانوں سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی گئی۔ ہڑتال کامیاب رہی جبکہ قادیانیوں سے متعلق سوشل بائیکاٹ کا ہتھیار کارگر ثابت ہوا۔ پورے ملک میں جلسے جلوسوں کی لہر اور اتحاد بین المسلمین کے عملی مظاہروں نے حکومت کو قادیانی مسئلہ پر سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ پرامن تحریک کے لئے باقاعدہ متحدہ مجلس عمل کا انتخاب عمل میں آیا۔

تاریخی فیصلہ

سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ہزار اختلاف کے باوجود یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے قبل بہتر حکمت عملی، دوراندیشی اور اعلیٰ تدبر کا مظاہرہ کیا۔ قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے

دونوں گروپوں (ربوہ گروپ) لاہوری گروپ کو اپنے عقائد، جماعتی مؤقف پیش کرنے کو کہا گیا۔ اٹارنی جنرل یحیٰ بختیار نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ روز جرح کی۔ مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالمصطفےٰ الازہری، مولانا ظفر احمد انصاریؒ، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی مرحوم نے پوری تندہی، جانفشانی سے قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ بیرونی دباؤ کے باوجود سابق وزیراعظم نے قادیانی مسئلہ کو آئینی جمہوری پارلیمانی بنیادوں پر حل کرنے کے عزم کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ جات، الہامات، نظریات، پیش گوئیاں، مذہبی عقائد، تنسیخ جہاد، کے خلاف فتویٰ جات .... کے علاوہ عام مسلمانوں کے بارے میں مکروہ عقائد منظر عام پر آئے تو قادیانیت کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد مولانا شاہ احمد نورانیؒ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جسے قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اس قرارداد کی توثیق بھی ہوگئی۔

اس طرح مسلمانوں کی 90 سالہ جدوجہد رنگ لائی۔ 7 ستمبر 1974ء کو حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے خواب اور علامہ اقبالؒ کے مطالبہ کی تکمیل ہوئی۔

بقیہ: قانون توہین رسالت

اطلاعات کے مطابق ان تمام امور پر وزارت قانون و انصاف کے زیر نگرانی مکمل غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کر لی گئی ہیں جن کا اعلان مناسب موقعہ پر کر دیا جائے گا۔ جبکہ اس اعلان سے قبل اخبارات میں مختلف بیانات اور ٹی وی مذاکرات کے ذریعے فضا ہموار کی جارہی ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق ان تمام سفارشات کے مرتب کرنے میں کچھ جدت پسند علماء سے بھی رائے لی گئی ہے تاکہ دینی قوتوں کے شور مچانے پر ان کو مناسب جواب دیا جا سکے۔

بہرحال حکمرانوں نے اپنے ہی خلاف ایک نیا محاذ کھول دیا ہے اور یہ ایک ایسا محاذ ہے جس میں پوری قوم ایک طرف کھڑی ہے اور حکمران ٹولہ دوسری طرف کھڑے ہیں جن امور پر سفارشات مرتب کی گئی ہیں ان میں سے بعض پر تو امت کا اجماع ہے اور بعض امور ایسے ہیں کہ جن پر پہلے سے ملکی قوانین موجود ہیں یہ ایک ایسا حساس مسئلہ ہے کہ دینی جماعتیں میدان میں نہ بھی آئیں تو پوری قوم سراپا احتجاج بن جائے گی۔

(روزنامہ اسلام ملتان 16 جولائی 2004)

توہین رسالت قانون میں متوقع تبدیلیاں

عمر فاروق کشمیری

نائن الیون کے واقعہ کے بعد پاکستان کی نظریاتی ودفاعی سرحدات اور قومی مفادات کے خلاف امریکی فرمانوں کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ تا حال جاری ہے اور ایک ایسے طوفان کی صورت مزید آگے بڑھ رہا ہے جو کسی صورت تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ افغان پالیسی کی تبدیلی سے لے کر جمالی کی رخصتی تک تبدیلیوں کی ایک ایسی فہرست ہے جو کہ ہر محب وطن انسانوں کو چکرا دیتی ہے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات بھی آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر ہم سمجھتے ہیں کہ سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا ہے۔ ماڈرن اسلام کے دعویدار جدت پسندی اور روشن خیالی کے نام پر ایک اور دین اکبری ایجاد کرنے پر لگے ہوئے ہیں جبکہ کسی دور میں بنیاد پرست کہلانے والے اب ان کے سامنے صفائیاں، تاویلیں اور اپنے چہرے سے انتہاپسندی کا داغ مٹانے میں مصروف ہیں۔ مقابلے اور دفاع کے حق سے بھی جو قوم دستبردار ہو جائے وہاں تباہیوں، ناکامیوں اور باہر سے مسلط کیے گئے فیصلوں، فرمانوں اور احکامات ماننے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا۔

حکمران طبقہ ایک عرصے سے امریکی ایماء پر ان کوششوں میں مصروف ہے کہ حدود آرڈیننس و توہین رسالت کے قانون کو ختم کر دیا جائے کیونکہ اس سے بیرونی دنیا میں ملک کی جگ ہنسائی ہوتی ہے اور اہل مغرب پاکستان کے بارے میں مذہبی طاقتوں کا یرغمالی کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ملک کی بدنامی ہوتی ہے اور این جی اوز کو ملک کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا موقعہ ملتا ہے وغیرہ۔ حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت کا یکسر خاتمہ حکومت کے بس میں نہیں ہے۔ اس لئے اب انہوں نے ایک ایسی راہ نکالی ہے کہ ان قوانین میں ترامیم و تبدیلی کر کے اتنا کمزور بنا دیا جائے کہ امریکہ سمیت مغربی آقا خوش ہو جائیں۔ امریکی دفتر خارجہ 1993ء سے مسلسل قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لئے کوشاں ہے اور موجودہ امریکی سفیر بھی اپنا کردار ادا کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔ حکمران پھر ایک ایسے سفر پر چل پڑے ہیں جس کا انجام تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

حکمرانوں کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ توہین رسالت قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے اس لئے ان قوانین میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مگر یہ دلیل نہ صرف حقائق کے منافی ہے بلکہ حکمرانوں کی بدنیتی کی بھی چغلی کھا رہی ہے۔ کیونکہ ملک میں ایسے کتنے قانون بلکہ ادارے موجود ہیں جو نا صرف غلط استعمال ہو رہے ہیں بلکہ علی الاعلان ان کو غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن کسی بھی طرف سے کبھی بھی ایسا مطالبہ سامنے نہیں آیا کہ ان اداروں یا قوانین کو ختم کر دیا جائے۔ اگر ان کا غلط استعمال ہو بھی رہا ہے تو حکومت اس غلط استعمال کو روکے پورا ڈھانچہ تبدیل کرنا یہ کہاں کا

انصاف ہے؟۔اسی طرح مغربی وسائل پر پلنے والی این جی اوز کا ان قوانین کے متعلق یہ پروپیگنڈا ہے کہ انڈین ایکٹ کی دفعہ 298 اور 295-A کے تحت 1918ء سے 1947ء صرف چار اور 1947ء سے 1986ء تک صرف پانچ کیس رجسٹرڈ ہوئے۔ جبکہ 1986ء سے لے کر اب تک تقریباً 5 ہزار کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں جس سے اس قانون کے غلط استعمال ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔لیکن ہمارے خیال میں این جی اوز کا یہ واویلا مغرب سے امداد کے نام پر تجوریاں بھرنے کے لئے تو کافی ہوسکتا ہے۔حقائق کو نہیں جھٹلا سکتا۔کیونکہ جب سے اس مسئلے کو اچھال کر این جی اوز نے مذاق بنانے کی کوشش کی ہے اس کے بعد سے ہی گستاخان رسول ﷺ کو کھل کر گستاخیاں و توہین کرنے کا موقع ملا ہے اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر ناموس رسالت پر ناروا حملے کئے اور ان این جی اوز نے نہ صرف ان کا تعاون کیا۔ بلکہ تحفظ دے کر راتوں رات جیل کی کال کوٹھڑیوں سے نکال کر یورپ بھیج دیا۔این جی اوز کا یہ گھناؤنا کردار ملکی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔سوچنے کا مقام یہ ہے کہ ملک کی جیلوں میں لاکھوں قیدی جن کے جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں یا جو رقم نہ ہونے کی وجہ سے اپنا کیس نہیں لڑ سکتے۔این جی اوز نے کبھی بھی ان ملزموں کی رہائی یا ان کے کیسوں میں دلچسپی نہیں لی اور نہ ہی ان کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی ہے۔

موجودہ حکومت نے توہین رسالت کے قوانین میں جن تبدیلیوں کا بیڑہ اٹھایا ان کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

☆ ...... توہین رسالت کے مرتکب مجرم کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے طریقہ کار میں تبدیلی۔

☆ ...... توہین رسالت کی سزا کو موت کی بجائے عمر قید یا 10 سال میں تبدیلی۔

☆ ...... کیا شرعی تقاضے پورے کئے بغیر ارتداد اور توہین رسالت کیس میں غیر اسلامی نظام کے ذریعے اسلامی سزائیں دی جاسکتی ہیں؟۔

☆ ...... ان کیسوں میں توجہ اور نیت کی تفصیلات۔

☆ ...... کون سا خاص فرقہ ایک مخصوص مخالف فرقے کے خلاف سینکڑوں کیس درج کرا رہا ہے۔

☆ ...... میڈیا کا کون سا پلیٹ فارم ان کیسوں کو سب سے زیادہ اچھال رہا ہے۔

☆ ...... کونسی عدالت ایسے کیسوں کی سماعت کرسکتی ہے۔

☆ ...... کیا ان قوانین کا استعمال اسلام کی حقیقی روح کے مطابق ہو رہا ہے۔

☆ ...... فرقہ واریت کے کس عنصر کو ختم کرنے کے لئے توہین رسالت کے قوانین کتنے اور کس طرح تبدیل کئے جائیں۔

☆ ...... کیا ان افراد کو ریلیف دیا جاسکتا ہے جنہیں شرعی تقاضے پورے کئے بغیر عام عدالتوں سے سزائیں دلائی گئی ہوں۔

☆ ...... اس شخص کو سزائے موت جس نے کسی پر جھوٹا مقدمہ دائر کرکے اسے سزا دلائی ہے۔

☆ ...... اب تک جن لوگوں کو بھی سزائیں ہوئی ہیں ان کے کیسوں کا از سر نو جائزہ شامل ہے۔ (جاری ہے)

شب معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم!

محمد ابوزبیر!

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا ۔ انہ ھوالسمیع البصیر!

آنحضرت ﷺ سے پہلے بھی کچھ انبیاء سابقین علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے شرف حضوری سے نوازا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے اسرار کا مشاہدہ کرایا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوہ نور پر اپنی تجلی کو ظاہر فرمایا تھا اور یہ ان انبیاء علیہم السلام کی انتہائی معراج کمال تھی. لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء ورسل کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب نبی ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کی خصوصی عظمت ومنزلت کے پیش نظر آپ ﷺ کی معراج کو بھی تمام انبیاء کے شرف سے زیادہ مہتم بالشان ہونا تھا۔ چنانچہ آپ کو جسد عنصری کے ساتھ ہفت سماوات کی سیر کراتے ہوئے حضور ﷺ کو اس مقام تک بلایا گیا جہاں انسان تو کیا فرشتوں کا بھی گزر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انتہائی قرب خاص کا جو مجد وشرف رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوا وہ قرب کبھی بھی کسی کو حاصل نہیں ہوسکا۔

۱۰ ہجری نبوی میں رجب کی ستائیسویں شب تھی۔ شب کا نصف حصہ گزر چکا تھا اور اس حصہ شب کے وہ مبارک لمحات گزر رہے تھے جب اللہ تعالیٰ کی شان مغفرت ورحمت اپنی پوری کرم فرمائیوں کے ساتھ دنیا کے بسنے والوں پر نزول فرماتی ہے اور مخلوق کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپنے کے لئے بے قرار ہوتی ہے۔ دلکشا اور راحت نوازات کی فضا تمام عالم پر چھائی ہوئی تھی۔ آسمانوں کے ان گنت چراغوں اور قندیلوں کی پراسرار روشنی کائنات پر پھیلی ہوئی تھی۔ ملاء اعلیٰ کی نورانی فضاؤں میں نامعلوم مسرتیں اور بے تاب تمنائیں رقص کررہی تھیں۔ اس حسین فضا میں اللہ کا وضع طرحدار حبیب رسول ﷺ نماز تہجد کے دوران میں جو کبھی کبھی استراحت فرماہوتے تھے۔ آج بھی اسی طرح آرام فرماتھے کہ بارگاہ قدس سے روح الامین کو اپنے محبوب کے لئے مژدۂ معراج ملا۔ حضرت جبرائیل امین آئے اور اپنی آنکھوں حضور کے قدموں سے ملنے لگے۔ آپ خواب شیریں سے بیدار ہوئے تو جبرائیل امین نے بہ تمام ادب عرض کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے پاس آؤ۔ میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں۔ ملاقات کا پروگرام جبرائیل امین کا پاس تھا۔ حضور ﷺ کو از حد مسرت ہوئی۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ ادائے شکر سے فراغت ہوئی تو جبرائیل امین نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا۔ قلب مبارک کو پاک کرکے ملاقات کی صلاحیت پیدا کی۔ جب یہ ابتدائی لیکن بنیادی اور اہم تیاری ہوچکی تو جبرائیل امین نے مبارک باد دیتے ہوئے عرض کیا کہ محبوب ﷺ آج وہ مبارک رات ہے کہ خود رب العالمین نے آپ ﷺ کو یاد فرمایا ہے اور آسمانوں زمینوں اور پوری کائنات کو آپ ﷺ کے استقبال کے لئے حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو یہ عزت واحترام مبارک ہو۔ جس کی تمام جلیل القدر انبیاء علیہم السلام نے برسوں تمنا اور آرزو کی۔ اس تمنا وآرزو میں مدتوں جناب باری تعالیٰ میں الحاح وزاریاں کی۔ مگر یہ مقام رفیع کسی کو نہ ملا۔ کہ

اس خاص شرف حضوری سے آپ ﷺ ہی کو سرفراز فرمانا تھا۔ یہ سن کر محبوب رب العالمین ﷺ بے حد مسرور ہوئے۔

گنہگار امت کا غم

آپ ﷺ نے فرمایا جبرائیل یہ سب میرے لئے ہے۔ کیا میری امت کے لئے بھی ہے۔ آج انہیں کس کرم سے نوازا جائے گا۔ جبرائیل امین کیا جواب دیتے۔ خاموش رہ کر بارگاہ رب العالمین میں محبوب رب العالمین ﷺ کا استفسار عرض کردیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں تھی۔ حکم ہوا محبوب غمگین کیوں ہوں۔ تمہیں تمہارا پروردگار اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ امت عاصی کے لئے یہ جانفزا مژدہ سن کر حضور ﷺ کی مسرت کی کوئی حد نہ تھی۔ آپ ﷺ براق پر سوار ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے رکاب تھامی۔

اس عزاز کے ساتھ آپ ﷺ تشریف لے چلے تو آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک قوم کھیتی میں مشغول ہے۔ کھیتی کی نوعیت عجیب ہے۔ ادھر زمین میں تخم ریزی ہوئی اور دوسرے ہی لحہ کھیتی لہلہانے لگی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ نیک لوگوں کے اعمال صالحہ کی مثال آپ ﷺ کو دکھائی گئی ہے۔ جونہی یہ قوم اعمال صالحہ کے تخم آخرت کے کھیت میں ڈالتی ہے تو قبولیت ورحمت الٰہی کا پانی دم بھر میں اسے لہلہاتی ہوئی کھیتی بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک قوم جنہیں زمین پر چت لٹایا گیا اور پتھروں سے سر کچلے جاتے ہیں۔ پھر فوراً ان کے سر صحیح ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کو پھر اسی طرح کچل دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے دریافت فرمانے پر جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ قوم ہے جو نمازوں کے اوقات میں سوئی رہتی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ ایک قوم پر نظر پڑی جن کی صرف شرم گاہ پر کچھ دھجیاں لپٹی ہوئی تھیں اور وہ گھاس' کانٹے' پتھر اور انگارے سب کچھ کھائے جارہے تھے مگر ان کو سیری نہ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کے دریافت فرمانے پر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ چونکہ دنیا میں یہ لوگ وہ مال کھاتے تھے جو ان کے لئے جائز نہیں تھا۔ اس لئے آخرت میں بھی ان کو وہی چیزیں کھلائی جارہی ہیں جو انسان کی غذا نہیں ہیں۔ آگے پھر آپ ﷺ نے ایسے مردوں اور عورتوں کو دیکھا جن کے سامنے عمدہ کھانے رکھے ہوئے تھے اور کچھ فاصلہ پر مردار اور بدبودار گوشت پڑا ہوا تھا۔ لیکن وہ اچھے کھانے چھوڑ کر مردار گوشت کی طرف لپکتے تھے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ مرد وعورت ہیں جو نکاح شدہ تھے۔ ان کی اپنی بیویاں اور شوہر تھے۔ جن کے متعلق انہیں حکم تھا کہ یہ ان سے مباشرت کریں۔ لیکن یہ ان کو چھوڑ کر زنا کی طرف مائل تھے۔ اسی کے قریب آگے ایک کنواں نظر آیا جو آگ سے بھرا ہوا تھا۔ آگ کی لپٹیں (شعلے) باہر نکلتیں تو جلتے ہوئے ننگے مرد وعورت اس کنویں کے منہ پر آجاتے اور پھر اسی کنویں میں گر جاتے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ پہلی مثال ان آوارہ اور عیاش مردوں اور عورتوں کے خیال کی تھی اور یہ کیفیت ان کے عذاب کی ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ میں پہنچ کر جہاں خیر مقدم کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام موجود تھے۔ آپ ﷺ نے امامت فرمائی۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس وقت آپ ﷺ کی امامت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام اور تمام

ملائکہ موجود ہیں۔ فراغت نماز کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام نے مبارک باد دی۔

بعد ازاں آپ ﷺ وہاں سے برق رفتاری کے ساتھ آسمان اول پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کی پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام۔ چوتھے پر حضرت ادریس علیہ السلام۔ پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام۔ چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کی دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ بیت المعمور آسمانی کعبہ ہے۔ جس کی زیارت کے لئے نئے فرشتے روزانہ آتے ہیں اور ایک مرتبہ زیارت کرنے کے بعد قیامت تک انہیں دوسری بار زیارت کرنے کا موقع نہ ملے گا۔

بعد ازاں آپ ﷺ نے بیت المعمور ملاحظہ فرمایا اور وہاں سے آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بڑھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہاں پہنچ کر آپ ﷺ سے عرض کیا کہ بس یہی میری منزل ہے۔ اس کے بعد اسی مقام پر براق رہ گیا اور یہاں آپ ﷺ کو رفرف پیش کیا گیا۔ جو ایک تخت تھا۔ جس کا نور سورج کے نور سے بدرجہ زیادہ تھا۔ اسی پر سوار ہو کر آپ ﷺ عرش معلی پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہوا اور اتنے قرب کے بعد تفصیلات ملاقات تو خدا اور رسول دونوں ہی نے پردہ خفا میں رکھی ہیں۔ سوائے ان تین باتوں کے جو حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں۔ یعنی سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں۔ دوسرے شب و روز میں پچاس وقت کی نمازیں۔ تیسرے آپ ﷺ نے گنہگار امت کی سفارش کی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کی امت کو میں نے نظر رحمت سے دیکھا ہوا ہے اور شرک کے علاوہ ہم ان کا ایک ایک گناہ بخش دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر بے حد مسرور ہوئے۔

اس کے بعد آپ ﷺ عرش معلی سے رخصت ہو کر چھٹے آسمان پر پہنچے۔ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ امت کو کیا انعام ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دن رات میں پچاس فرض نمازوں کا حکم ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل آپ ﷺ کی امت سے زیادہ قوی اور مضبوط تھے۔ لیکن وہ دو فرض نمازوں کو بھی صحیح طور پر ادا نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ کی امت پچاس فرض نمازوں کے حکم کی تعمیل کیسے کرے گی۔ واپس جائیے اور اس حکم کے متعلق عرض کیجئے۔ آپ ﷺ بھی اس وقت تک تجلی الٰہی کی محویت سے نکل چکے تھے۔ اب امت کی حالت کا صحیح اندازہ ہوا تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور حق سبحانہ نے اپنے فضل و کرم سے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر امت محمدیہ کی کمزوری کا حال بیان کیا۔ آپ ﷺ پھر واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح کم ہوتے ہوتے پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان میں بھی کمی کے لئے کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب اللہ سے اور کمی کے لئے کہتے ہوئے مجھے حیاء آتی ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہماری بات بدلی نہیں جاتی اور نہ زیادہ مشقت ڈال کر ہم بندوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ امت محمدیہ پانچ نمازیں دن میں پڑھے گی۔ لیکن ہم ان کو پچاس لکھیں گے۔

پھر آپ ﷺ کو جنت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ جنت میں آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان محل دیکھا اور دریافت فرمانے پر بتلایا گیا کہ ایسا محل اللہ تعالیٰ ہر اس مسلمان کو عطا کرے گا جو کسی نابینا کو سات قدم تک راستہ بتلا دے گا۔ اسی طرح آسمانوں کے عجائب ملاحظہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے سرزمین بیت المقدس پر نزول فرمایا۔ مسجد اقصیٰ میں اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے امامت فرمائی۔ فراغت نماز کے بعد سب نے آپ ﷺ کو اس شرف خاص پر مبارک باد دی اور رخصت کیا۔ ان واقعات کو ملاحظہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ حضرت ام ہانیؓ کے گھر تشریف لائے اور ان سے معراج کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ مسجد حرام میں پہنچے۔ سرداران قریش جمع تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے بیت المقدس کے سفر اور وہاں سے عرش اعظم اور معراج کے دوسرے مناظر اور ان کی سیر کا تذکرہ فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو بتلایئے کہ اس میں کتنی محرابیں اور مینارے ہیں۔ تو کفار مکہ نے یہ بات اس لئے پوچھی تھی کہ آپ ﷺ اس کا جواب نہ دے سکیں گے اور انہیں تکذیب کا ایک حیلہ ہاتھ آجائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اس حیلہ کو بھی ناکام بنا دیا۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کے روبرو بیت المقدس کو پیش کیا اور کفار مکہ نے جتنے سوالات آپ ﷺ سے کئے تھے۔ جواب میں آپ ﷺ نے ان کے صحیح باتیں بتا دیں۔ لیکن ان کی سرشت میں تو انکار اور سرکشی تھی۔ اس لئے اتنی حیرت انگیز لیکن اطمینان بخش باتیں سن کر بھی آپ ﷺ کی تصدیق نہ کر سکے اور منتشر ہو گئے۔ جس کا آپ ﷺ کو سخت صدمہ ہوا۔ اثنائے راہ میں ایک کافر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ اور صدیق اکبرؓ سے کہا کہ سنا آپ نے جن کی نبوت پر آپ ایمان لائے ہیں آج انہوں نے معراج کا قصہ لوگوں کو سنایا ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب میں کہا کہ کیا واقعی رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔ کافر نے کہا ہاں! قربان جایئے حضرت صدیق اکبرؓ کے کامل ایمان پر۔ فرماتے ہیں کہ اگر واقعی رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں اس کو ثابت مانتا ہوں۔ آپ ﷺ کے فرمانے کے مطابق جب میں ایک دن میں دس دس بار جبرائیل علیہ السلام کا آسمان سے زمین پر آنا تسلیم کرتا ہوں تو پھر اگر آپ ﷺ ایک رات میں آسمان پر تشریف لے گئے اور واپس زمین پر پہنچ گئے تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے جسے میں تسلیم نہ کر سکوں اور انکار کروں۔ جو خدا جبرائیل علیہ السلام کو آسمانوں سے زمین پر پہنچاتا ہے وہی خدا اگر آپ ﷺ کو زمین سے آسمانوں پر لے گیا تو میں کیوں آپ ﷺ کی اس بات کی تصدیق نہ کروں۔ میں کسی تردد و تذبذب کے بغیر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر آپ ﷺ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے تو یہ سچ اور حق ہے اور چاہے دنیا کا کوئی آدمی اسے مانے یا نہ مانے۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس لئے میں اس کے لئے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ کافر حضرت صدیق اکبرؓ کی یہ تقریر سن کر مبہوت رہ گیا۔ آپ کی یہ باتیں سننے کے لئے کافر لوگ ادھر ادھر سے جمع ہو گئے تھے۔ وہ آپ کی تکذیب کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آپ کی با اثر شخصیت کی وجہ سے خاموش ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ ﷺ بے حد مسرور ہوئے اور حضرت صدیق اکبرؓ کو "صدیق" کا گرامی مرتبت خطاب عنایت ہوا۔

تبصرہ

اسلام مذہب میں اعتدال...... رواداری یا انتہا پسندی

ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

روس...... افغانستان پر یلغار

روس کے مظالم کی داستان بڑی طویل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں پر صرف سوشلزم انقلاب برپا کرنے کے لئے چار کروڑ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ روس نے ظاہر شاہ کے وقت سے افغانستان میں اپنے اثرات کے نفوذ کے لئے راہ ورسم بڑھا دیئے تھے۔ افغان صدر ظاہر شاہ بیرون ملک کے دورے پر تھا کہ سردار داؤد نے اس کا تختہ الٹ دیا۔ اپریل ۱۹۷۸ء میں نور محمد ترکی کی قیادت میں صدر داؤد کا تختہ الٹ کر کمیونسٹ انقلاب برپا کر دیا گیا۔ افغانستان کا پورا ملک اسلامی اور مقامی روایات پر سختی سے کاربند ہے۔ ملک میں خانہ جنگی چھڑ گئی۔ ۲۵/ دسمبر ۱۹۷۹ء کو روسی افواج نے افغانستان پر ہلہ بول دیا۔ امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے روس مخالف عناصر کو اسلحہ، رقم اور سامان رسد کی فراہمی شروع کر دی۔ اگلے آٹھ نو برس میں امریکہ نے ان عناصر کو دو ارب ڈالر کا اسلحہ دیا۔ ستمبر ۱۹۸۶ء میں امریکہ نے مجاہدین کو اینٹی ائیر کرافٹ میزائل دینے شروع کئے جس سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ سینکڑوں روسی طیارے گرنے سے روس کی کمر ٹوٹ گئی۔ اس جنگ میں ۳۵ ہزار کے قریب روسی ہلاک ہوئے۔ بالآخر فروری ۱۹۸۹ء تک روسی افواج کو ذلت آمیز شکست کے بعد افغانستان سے نکلنا پڑا۔ یہی شکست آخر کار روس کے ٹوٹ پھوٹ کا ذریعہ بنی۔ اور اس کے کئی حصے بخرے ہوگئے۔ روس کا افغانستان سے نکلنا تھا کہ امریکہ مہربان نے نظریں پھیر لیں۔ اب اس نے روایتی ہرجائی پن سے کام لے کر افغان مجاہدین اور ان کے بوجھ سے سب سے زیادہ متاثر ملک پاکستان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ افغانستان جہاد میں ۱۵ لاکھ افغان مجاہدین و عوام نے جام شہادت نوش کیا اور پورا ملک کھنڈرات کا نمونہ بن گیا۔

روس...... چیچنیا مظالم

افغانستان پر ظلم کے پہاڑ توڑنے کی پاداشت میں روس کا اندرونی توازن بگڑ گیا اور وہ سپر پاور ہونے کے باوجود اپنی وحدت قائم نہ رکھ سکا۔ اس توازن کے بگاڑ کے سبب وسط ایشیاء کی چھ مسلم ریاستیں آزاد ہو کر خود مختار حیثیت اختیار کر گئیں۔ ۱۹۹۱ء میں چیچنیا نے بھی روس سے الگ ہو کر اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ چیچنیا کی ایک ملین آبادی میں سے ۸۰ فیصد سنی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ روس نے ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۶ء چیچنیا پر جنگ مسلط رکھی۔ اور وہاں کے مسلمانوں کو قوت کے بل بوتے پر دبانے کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

بوسنیا

یوگوسلاویہ میں چھ کی وحدت سے ۱۹۹۱ء میں تین ریاستیں الگ ہوگئیں۔۱۹۹۲ء میں بوسنیا کی پارلیمنٹ نے بھی کروشیا اور سربیا کی طرح خودمختاری اختیار کرلی۔یوگوسلاویہ اور سرب عیسائی، بوسنیائی مسلم ریاست کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتے تھے۔چنانچہ سربوں نے البانوی نژاد مسلمانوں کا قتل عام شروع کردیا۔بوسنیا میں خون ریزی، عصمت دری اور گینگ ریپ کا انسانیت کش اور اخلاق سوز بازار گرم رہا۔اور تین لاکھ البانوی نژاد مسلمان گھربار چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔سربیا میں عیسائیوں کی درندگی اور مظالم کی داستان بڑی طویل ہے۔ایک روح فرسا اور رونگٹے کھڑے کردینے والا واقعہ ملاحظہ ہو:

''مشرقی بوسنیا کے علاقے تزلا کے قرب وجوار میں ایک غم سے نڈھال عینی گواہ کے مطابق تین مسلمان لڑکیوں کو جنگلے سے باندھ دیا گیا۔ان سے اجتماعی آبروریزی کی گئی پھر تین روز تک بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد ان لڑکیوں پر پٹرول چھڑک کر ان کو زندہ جلادیا گیا۔''

سربوں کے ہاتھوں ۱۹۹۵ء میں شہید ہونے والے ہزاروں بوسنیائی باشندوں کی اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔یہ قبریں ان آٹھ ہزار بوسنیائی باشندوں میں سے بعض ان بوسینائی باشندوں کی ہیں جو ۱۹۹۵ء میں لاپتہ ہو گئے تھے اور بعد میں ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ان کو سربوں نے پشت پر ہاتھ باندھ کر قتل کردیا تھا۔پھر اس کا ثبوت مٹانے کے لئے بلڈوزروں کے ذریعہ ان قبروں کو ہموار کردیا گیا تھا۔اب تک ساڑھے تین ہزار افراد کی قبریں دریافت ہوچکی ہیں۔

بوسنیا میں جنگ بندی کے ایک سال بعد ایک برطانوی صحافی نے وہاں کی جو دلخراش رپورٹ پیش کی اس کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو: ''جن علاقوں میں سرب درندوں کا قبضہ ہوا وہاں مسلمانوں کو ہر جگہ سے جمع کیا گیا۔ان کو دریاؤں کے پلوں پر لے جاکر جانوروں کی طرح لٹا کر ذبح کیا گیا۔اور ان کی لاشوں پر مٹی ڈال دی گئی۔اقوام متحدہ کے کیمپوں میں پناہ گزین مسلمانوں پر بھی سرب درندوں نے حملے کئے۔ہتھوڑوں سے ان کے سر کچل دیئے۔ کھوپڑیاں توڑ ڈالیں۔معصوم بچوں کو گنوں کے بٹوں سے مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔بعض شہروں میں بڑے بڑے تندوروں میں مسلمانوں کو زندہ جلادیا گیا۔

انسانی تاریخ کے اس سیاہ ترین جرم اور وحشت و بربریت کے اس قتل عام میں بوسنیا کے دس لاکھ مسلمانوں میں سے ڈھائی لاکھ مسلمان صلیبی سربوں کے ہاتھوں انتہائی بے دردی سے قتل کردیئے گئے۔

اسرائیل

یہود اپنے سازشی ذہن، ریشہ دوانیوں اور انسان دشمن پالیسیوں کی وجہ سے ہمیشہ تاریخ انسانی میں معتوب، ذلیل اور بے بس رہے ہیں اور دردر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے رہے ہیں۔ان کو دنیا میں کبھی یکجائی نہیں ملی

ہے۔اپنی وحدت اور یہودی مملکت کی تشکیل کے لئے یہودیوں نے دنیا بھر میں کئی سال خفیہ کانفرنسیں کیں۔ بالآخر ۱۹۱۱ء میں پاسل کے مقام پر یہودکی جودسویں کانفرنس ہوئی۔اس میں انہوں نے بڑے غوروخوض کے بعد اپنی تمام تر مساعی ان تین نقاط پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا۔

نمبر۱:یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کا قیام۔نمبر۲: دنیا کے مالی نظام پر قبضہ وتسلط۔نمبر۳: اسلامی ممالک کونیست ونابود کرنا۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے یہودیوں نے ساری دنیا میں ایک سازشی جال بچھایا جس کے تحت یہودیوں کی ایک عظیم اور پراسرار شخصیت نے ۳۳ درجے یہودیوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس بلایا۔جس کی کئی نشستوں میں اس نے اپنے عظیم سازشی منصوبے کی تفصیلات بہ غرض توثیق بیان کیں جو باقاعدہ ایک مسودہ کی صورت میں ضبط تحریر میں لائی گئیں اور اس پر ان نمائندوں نے اپنے تصدیقی دستخط ثبت کئے۔دنیا کی یہ بدنام ترین دستاویز ''پراٹوکول'' کے نام سے مشہور ہے۔اس دستاویز کا اردو ترجمہ ''عظیم سازشی منصوبہ'' کے نام سے عالمی ادارہ اشاعت اسلام، چہلیک ملتان سے شائع ہوچکا ہے۔اس منصوبہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نظام عالم میں اس وقت ہرجگہ یہودی اثرونفوذ کارفرما ہے۔یواین او، یونیسکو، ورلڈ بنک، انٹرنیشنل مانیٹرنگ فنڈ (IMF) وغیرہ کی کلیدی آسامیوں پر یہود قابض ہیں۔ دنیا کی بڑی حکومتوں میں ان کا عمل دخل ہے۔ دنیا کی عظیم سائنسی لیبارٹریوں، اسلحہ ساز کارخانوں، فلمی نگارخانوں، نشریاتی اداروں، خبررساں ایجنسیوں، صنعتی وتجارتی مرکزوں پر یہود چھائے ہوئے ہیں۔

بڑی طاقتوں کی چالبازی سے عالم اسلام اور عرب ملکوں کی وحدت کو پارا پارا کرنے کے لئے دنیائے عرب میں اسرائیل کی حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں نے اپنی مالی اور فوجی امداد سے اتحادیوں کو اپنا ہم نوا بنالیا جس کے نتیجہ میں ۱۴مئی ۱۹۴۸ء کو امریکہ اور برطانیہ کی ملی بھگت سے اسرائیلی حکومت قائم کردی گئی۔عربوں نے اس کی مدافعت میں ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء میں جنگیں لڑیں۔ مگر بڑی طاقتوں کی پشت پناہی کے باعث وہ ان جنگوں میں کامیاب نہ ہوسکے۔اسرائیلوں نے فلسطین میں ظلم وستم کا بازار گرم کررکھا ہے۔امریکہ، برطانیہ اور دیگر اسلام دشمن ممالک ان کی مکمل پشت پناہی کررہے ہیں۔عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ کو عراق میں مہلک ہتھیار کے محض شبہ پر حملہ کا جواز مل جاتا ہے اور اس بہانے پر پورے ملک کو تہ وبالا کردیتا ہے مگر اسرائیل کے سینکڑوں ایٹم بم نظر نہیں آتے۔مظلوم فلسطینیوں کے گھروں سے روزانہ معصوم بچوں اور جوانوں کے جنازے اٹھتے ہیں۔ان کے گھر بلڈوزروں کے ذریعہ مسمار کئے جاتے ہیں۔ان کے محلوں میں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں گشت کرتی نظر آتی ہیں۔اس ظلم کے ردعمل کے طور پر ''انتفاضہ'' کی تحریک اور خودکش حملوں نے جنم لیا ہے اور ابھی دنیا نظارہ کررہی ہے کہ دیکھتے ہیں ظلم وستم کا یہ سلسلہ کہاں جاکر رکتا ہے اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ جاری ہے!

ملت اسلامیہ کے زوال کے اسباب

مولانا محمد یوسف دہلویؒ

دین کا صحیح تصور صحابہ کرامؓ کی زندگی اور سیرت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے گہرے مطالعہ سے قائم ہو سکتا ہے۔

ہماری موجودہ زندگی اسلامی معاشرہ کی آئینہ دار نہیں ہے۔ موجودہ معاشرہ کی خرابیاں دو وجوہات سے پیدا ہوتی ہیں:

نمبر 1:...... تعلقات مرد و زن نمبر 2:...... مالیات

اسلامی معاشرہ میں ایک مرد عورتوں سے تعلقات میں آزاد نہیں ہے۔ اس پر پابندیاں عائد ہیں اور یہ پابندیاں طہارت قلب، پاکیزگی باطن اور عفت کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ آج کل کی زندگی میں بہت سی پابندیاں مفقود ہیں اور اسی وجہ سے شرعی معاشرہ میں نظر نہیں آتا ہے۔ جب تک مسلمانوں کے معاشرہ میں ان پابندیوں پر سختی سے عمل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے ساتھ تھی۔ معاشرہ کے بگاڑ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے ساتھ نہ رہی اور ہم روبہ تنزل ہیں۔ اس بگاڑ کو مسلمانوں میں رائج کرنے میں ہمارے دشمنوں کا حصہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں جب عیسائیوں نے اسلام کا عروج دیکھا اور اپنے آپ کو اس اسلامی سیلاب کا مقابلہ کرنے سے بے بس پایا تو ان کے سمجھ دار پادری مشورہ کرنے لگے۔ یعنی جب مسلمانوں نے سلطنت روم پر غلبہ حاصل کر لیا تو پادریوں نے مشورہ کے بعد عیسائیوں کو کہا کہ تم اپنی حسین و جمیل عورتوں کو کہو کہ ان مسلمانوں کو زنا پر آمادہ کریں اور اس سکیم کے تحت حسین عورتوں کو سنگار کر کے بازاروں میں چھوڑ دیا اور ان کو کہا کہ اگر کوئی بھی مسلمان ذرا مائل نظر آئے تو فوراً اس کو زنا کی ترغیب دیں اور اس گناہ کبیرہ سے ان کی روحانی قوت کو ضائع کر دیں۔ پادریوں نے سمجھ لیا تھا کہ جب مسلمان زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور ہمارا ملک آزاد ہو جائے گا۔ لہذا تین دن تک عیسائی عورتیں نیم برہنہ ہو کر بازاروں میں اس بری نیت سے پھرتی رہیں۔ نیز انہوں نے اپنا مال اور قیمتی چیزیں بازاروں میں بکھیر دیں۔ تاکہ مسلمان خیانت کی نیت سے ان کا مال اٹھا لیں اور اس طریقہ سے عورت اور مال کے ذریعہ اس غالب قوم کو تباہ کر دیا جائے۔ مسلمانوں کے امیر نے جب یہ نقشہ دیکھا تو تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ شہر میں داخل ہوتے وقت اور بازاروں میں پھرتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قوم اپنے نبی کریم ﷺ کے طریقے پر جمی رہی اور عیسائیوں کا یہ حربہ کارگر نہ ہو سکا۔ افسوس کا مقام ہے کہ بعد کے زمانہ میں یورپ کے عیسائیوں نے اسی حربہ سے مسلمانوں میں اخلاقی پستی پیدا کر دی۔ عیسائی ہماری تاریخ سے ہمارے عوام سے زیادہ واقف ہیں۔ انہوں نے سلطنت روم کی تاریخ کو سامنے رکھا۔ شیطان نے انہیں بار بار ترغیب دی کہ مسلمانوں کا زوال اخلاقی انحطاط سے ہی ہو سکے گا۔ لہذا اس میں پوری جد و جہد کی جائے۔

قرون اولیٰ

قرون اولیٰ میں غیر مسلموں کو دشمن سمجھا جاتا تھا۔ جس کو انسان دشمن سمجھے اس سے بہت بچتا ہے اور اس کے داؤ میں نہیں آتا۔ اب عیسائی ہمارے حلیف ہیں جب حلف کا تعلق قائم ہو جائے تو پھر انسان ہر قسم کی رواداری کرتا ہے اور اس رواداری میں عیسائیوں کے معاشرہ کی تمام خرابیاں مسلمانوں میں آ چکی ہیں۔ بلکہ ان خرابیوں کو معاشرہ میں رواج دینے کے لئے باقاعدہ تبلیغ ہو رہی ہے اور اس مہلک کام میں ہمارے مسلمان بھائی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور خرابیاں اس وقت انہیں خوبیاں نظر آ رہی ہیں۔ مسلمان تباہی کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ الزنا یخرج البناء!

حضرت محمد مصطفی ﷺ اس راز کو جانتے تھے اور امت کو بچانے کے لئے بیان کیا............شیطان بھی جانتا ہے مگر وہ اس راز کے علم سے اس قوم کی تباہی کی سکیمیں تیار کر چکا ہے اور اس کی سکیموں پر عیسائی اور مسلم گامزن ہیں۔ شیطان کا حربہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کارگر نہ ہو سکا۔ اب کارگر ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ

ہمارے نوجوان جب کوئی سیاست ملکی کا معاملہ درپیش ہوتا ہے تو حضرت عمرؓ کا نام فخر سے لیتے ہیں۔ جب ان کو سادگی کی تلقین کی جائے تو کہتے ہیں چھوڑو ان دقیانوسی باتوں کو۔ یاد رکھو۔ حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں سب سے زیادہ سادگی میں صحابہ کرامؓ سے سبقت رکھتے تھے۔ حقیقت میں ہمارے آج کل کے نوجوان حضرت عمرؓ کی وہ بات تو مانتے ہیں جو ان کی عقل کے مطابق بیٹھتی ہے جو بات ان کی عقل کے مطابق نہ ہوا سے دقیانوسی کہہ کر ٹال لیتے ہیں۔ دراصل وہ حضرت عمرؓ کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی عقل اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی عقل کی اتباع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی اتباع کرتے تھے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ اس شخص کی عقل پر اعتبار کیا جائے جو سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ تمام دنیا کے انسان مل کر ایک صحابیؓ کی عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تمام صحابہ کرامؓ مل کر ایک پیغمبر کی عقل کے برابر نہیں ہو سکتے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عقلیں مل کر محمد رسول اللہ ﷺ کی عقل تک نہیں پہنچ سکتی ہیں۔ لہٰذا قطعی عقلمندی تو یہ ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کی عقل کے سامنے سب عقلوں کو پامال کر دیا جائے۔

پیش مرد کاملے پامال شو

صحابہ کرامؓ کا مزاج مناظرہ کا نہ تھا۔ وہ کیوں کہتے ہی نہ تھے:

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے! ان کا شعار تھا۔ ہماری عقل ایک چیونٹی کے برابر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی عقل ایک پہاڑ ہے۔ بھلا پہاڑ جتنی عقل چیونٹی میں کیسے سما سکتی ہے۔ اگر ہماری تمہاری عقل میں بعض چیزیں نہیں آ رہی ہیں تو یہ عجیب بات نہیں ہے۔ ہماری عقل جزوی ہے کلی نہیں ہے۔

عقل جزوی عقل را بدنام کرد
حرص دنیا مرد را ناکام کرد

دوسری بات جس سے دین ٹوٹتا ہے امور مال ہیں۔ ہم نے اپنی معاشیات میں دین کو داخل ہی نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارا معاشرہ دینی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرتوں سے محروم ہے۔ کمائی کے جتنے شعبہ جات ہیں یہ دین قیم کے تابع ہیں جو بھی اللہ تعالیٰ کا حکم توڑے گا وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا مستحق نہیں رہتا ہے۔ بازاری عورت صرف ایک حکم توڑتی ہے تو معاشرہ اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے۔ یہ بھی ان علاقوں اور ملکوں کا معاملہ ہے جہاں زنا ایک گناہ سمجھا جاتا ہے۔ جن ملکوں میں زنا حرام ہی تصور نہیں کیا جاتا وہاں تو زانیہ سے نفرت بھی نہیں ہے۔ بہر حال ہمارے یہاں تو اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مال حاصل کرنے کے لئے اللہ کا ایک حکم توڑتی ہے۔ مگر ہمارے مسلمان حضرات اکثر روزانہ ہزاروں حکم توڑتے ہیں اور اس کی برائی محسوس تک نہیں کرتے۔ مال حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ دھوکا دیا جاتا ہے۔ سودی کاروبار کیا جاتا ہے اور پھر ان حرام طریقوں سے کمایا ہوا مال حرام طریقوں پر صرف کیا جاتا ہے۔ سود کے متعلق جو قرآن میں وعید ہے اس کو بالکل نظر انداز کیا جارہا ہے۔ سود کے متعلق تو قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ اگر اس سے باز نہ آؤ گے تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ! زانیہ کے ساتھ تو قرآن میں اعلان جنگ نہیں کیا گیا ہے۔ فاعتبروا یااولی الابصار!

عیسائی اقوام کا حربہ

صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں عیسائی قومیں ہمیں عورت اور مال کے حربوں سے تباہ نہ کرسکیں۔ اب یہ دونوں حربے ہم پر استعمال ہورہے ہیں اور ہم تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ قومی سطح پر غیر مسلموں سے سودی قرضے لئے جارہے ہیں۔ یہود اور نصاریٰ امداد کے نام پر یہ زہر ہمیں کھلا رہے ہیں اور ہم اپنی تباہی کی طرف دوڑے جارہے ہیں۔

مختصر عرض یہ ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کرنی ہے تو ان دونوں امور یعنی عورت اور مال کو دین کے تابع کردو اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر معاشرہ قائم کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی شان کو سمجھو۔ اپنا معاشرہ ٹھیک کرلو گے تو تمام عالم انسانی کے سردار بنو گے۔ تم اگر دین پر قائم ہوکر اسلامی معاشرہ قائم کرو گے تو انشاء اللہ دوسری قومیں اسلام کی برتری کی قائل ہو جائیں گی اور تم اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ان پر سردار بنو گے۔ چاند پر جانے والے تمہارے غلام ہوں گے۔ کمال تو یہ ہے۔ چاند پر پہنچ جانا کمال نہیں ہے۔ آج ترقی کا معیار چاند تک پہنچنا اور وہاں آباد ہونا تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ترقی نہیں ہے۔ چاند تو رسول اللہ ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے دوٹکڑے ہوگیا تھا۔ آج کے سائنس دان چاند کو دوٹکڑے نہیں کرسکیں گے۔ یہ ان کی طاقت سے باہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا مقصد چاند کے ٹکڑے کرنا نہ تھا۔ بلکہ اصلاح معاشرہ' چاند کے ٹکڑے تو ان کی نبوت پر دلیل تھے اور چاند کو دوٹکڑے ہوتے بہت سے انسانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بعثت رسول اللہ ﷺ کے مقصد والے کام میں لگ جاؤ اور اصلاح معاشرہ کرلو۔ اسی میں دین اور دنیا کی کامیابیاں ہیں۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہاری دنیا بھی تباہ ہوگی اور آخرت بھی۔ وماعلینا الاالبلاغ!

قادیانی تحریک اصل میں تحریک ارتداد ہے

نعیم آسی

قادیانی مسئلے کی مذہبی نوعیت

مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟۔ اس کا انحصار اس بات کے سمجھنے پر ہے کہ اس تحریک کے بانی کے دعاوی کی بابت اس کے جانشینوں اور پیروؤں کے معتقدات کیا ہیں۔ اور یہ بھی کہ مسلمانوں کے ساتھ انہوں نے کیا رویہ اختیار کیا؟۔ ذیل میں ہم انہی سوالات پر گفتگو کریں گے:

بانی قادیانیت مرزا غلام احمد 40-1839 میں پیدا ہوا اور 1908 میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس دوران اس نے کئی ایک کتابیں لکھیں اور اسے ہندستان کے علاوہ ان تمام مسلمان ملکوں اور علاقوں میں پھیلایا جو انگریزوں کی زیر تسلط تھے۔ اس نے اپنی کتابوں میں نہ صرف دعویٰ نبوت کیا۔ بلکہ اس حد تک چلا گیا کہ اپنے نہ ماننے والوں کو ''خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر'' قرار دیا۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں انہیں ذریتہ البغایا (فاحشہ عورتوں کی اولاد) قرار دیا۔

(قارئین حوالہ کے لئے مرزا غلام احمد کی ''نجم الھدیٰ'' میں 15 عربی متن اور ''آئینہ کمالات اسلام'' میں 547، 548 ملاحظہ کریں۔)

مرزا قادیانی نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا۔ بلکہ اس نے اپنی کتابوں میں اہانت انبیاء و اصحاب و ازواج رسول کا ارتکاب بھی کیا۔ ضمیمہ ''انجام آتھم'' میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیوں اور نانیوں کو معاذ اللہ ''زنا کار عورتیں'' قرار دیا اور درثمین فارسی میں لکھا ہے کہ:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

کہ میں مسیح زماں اور کلیم اللہ ہوں۔ میں محمد و احمد ہوں کہ خدا نے مجھے مجتبیٰ بنایا ہے۔ العیاذ باللہ! اسی طرح میں ص ۳۸۷ پر یہ دعویٰ بھی کیا کہ:

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

''میں ہر آن کربلا کی سیر کرتا ہوں اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔''

1900ء میں بانی قادیانیت نے حکومت کو یہ درخواست دی کہ مردم شماری کے وقت اس کی جماعت اور

پیروؤں کے نام عام مسلمانوں سے الگ رجسٹر کئے جائیں۔ (منقول از اشتہار واجب الاظہار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ 4 نومبر 1900ء)

بانی قادیانی تحریک نے غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا ممنوع قرار دیا۔ بلکہ ان کے نابالغ بچے کے جنازے کی بھی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ خود اپنے ایک بیٹے کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ کیونکہ وہ پکا احمدی (قادیانی) نہ تھا (اس کی اتباع میں سر ظفر اللہ خاں نے پاکستانی وزیر خارجہ ہونے کے باوجود قائداعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھی) مرزا قادیانی کے بعد اس کے جانشینوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے جو مرزا غلام احمد کا فرزند اور دوسرا جانشین تھا۔ اپنی کتابوں اور تقریروں میں انہی عقائد کا پرچار اور ان پر اصرار کیا۔ مرزا بشیر الدین کے مجموعہ خطبات ''انوار خلافت'' مطبوعہ 1908ء کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:

مرزا قادیانی کے منکر مسلمان نہیں

''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔''

ختم نبوت کا انکار

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔''

غیر احمدی کافر ہیں

''لکھنؤ میں ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے۔ اس نے کہا کہ آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی صاحب باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔''

''غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔'' (ص ۹۳)

غیر احمدیوں کے ساتھ نکاح کی ممانعت

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اسے یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔'' (ص ۹۳،۹۴)

علامہ اقبال کا محاکمہ

قادیانی تحریک کا مسلمانان ہند کے ساتھ یہی وہ رویہ تھا جس کے مشاہدہ کے بعد علامہ اقبال ایسا شخص یہ لکھنے پر مجبور ہوگیا کہ:

’’ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا نام، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں۔ جتنے سکھ ہندوؤں سے کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادی کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔‘‘

یہ تو تھے قادیانی تحریک کے مذہبی عقائد۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اسلام اس ضمن میں کیا احکامات دیتا ہے۔

ختم نبوت اور اسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ھدایت کے لئے جو سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا۔ حضورﷺ پر اس کا اختتام کردیا۔ ان کی نبوت ’’کافتہ اللناس‘‘ ہے۔ ان کی کتاب ’’ھدی الناس‘‘ ہے۔ ان کا قبلہ ’’وضع للناس‘‘ ہے۔ غرض جس طرح پروردگار عالم رب الناس ہونے کے اعتبار سے سب عالم کے رب ہیں۔ اسی طرح نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے ہر رخ کے اعتبار سے آفاقی اور عالمگیر ہے۔ بقول اقبالؒ:

رونق از ما محفل ایام را
اُو رسل را ختم و ما اقوام را
خدمت ساقی گری باگزاشت
داد مارا آخریں جامے کہ داشت

جب تک دنیا توحید باری تعالیٰ اور دیگر تمام نبوتوں کے ساتھ نبوت محمدیہ اور اس کی ختمیت پر ایمان نہیں لائے گی۔ اس وقت تک اس کی نجات ممکن نہیں۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب جو پہلے تمام آسمانی مذاہب اور جملہ انبیاء کی تصدیق کرتا ہے۔

یہاں اس کی تفصیل کا محل نہیں۔ میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ جب رب الناس نے فرمایا کہ حضرت محمدﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ البتہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (سورۃ احزاب آیت ۴۰)

حضور سرور کائنات خاتم النبیین ﷺ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ (بخاری ومسلم)

ایک تمثیل کے ساتھ اس اعتقاد کو یوں واضح فرمایا ہے کہ: ’’میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور خوشنما بنایا۔ اس کے ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ جب مکان میں جاتے تو تعجب کرتے اور کہتے یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟۔ آپ ﷺ فرماتے: ’’وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔‘‘ (بخاری مترجم ص۲‘۴۴)

علماء اسلام نے اس موضوع پر جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق ۹۹ آیات اور ۲۱۰ احادیث سے یہ عقیدہ ثابت اور محکم ہے۔ بایں ہمہ عقیدہ ختم نبوت کی ایک تہذیبی وتمدنی قدر وقیمت بھی ہے۔ ہم یہ فراموش نہیں کرسکتے کہ اسلام بحیثیت دین خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت حضرت رسول کریم ﷺ کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ ایک یہودی جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھے اس کا شمار امت موسویہ میں ہوتا ہے جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے تو عیسائی کہلاتا ہے۔ گویا اس کی امت سوسائٹی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک یہودی عیسائی حضرت نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے تو اس کا شمار امت محمدیہ ﷺ میں ہوگا۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد وحی ونبوت کا دروازہ کھول دیا جائے تو ظاہر ہے امت محمدیہ کی وحدت پارہ پارہ ہوجائے گی۔

ختم نبوت کا پہلا انکار

دین حقہ اسلام کے اس بنیادی اعتقاد کا پہلا انکار خود حضور ﷺ کی زندگی میں ہوا۔ طلیحہ بن خویلد اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اس باغیانہ تحریک کے بانی مبانی ہوئے۔ سب سے زیادہ فتنہ جس شخص نے برپا کیا۔ وہ مسیلمہ کذاب تھا۔ اس شخص نے اپنی ایک بھاری جماعت تیار کی اور حضور ﷺ کو ایک مکتوب تحریر کیا اور اس میں یہ موقف اختیار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے کام (نبوت) میں شریک کیا ہے۔ خط کے آغاز میں لکھا کہ ’’مسیلمہ اللہ کے رسول کی طرف سے محمد اللہ کے رسول کی طرف‘‘

یہ شخص یمامہ کا رہنے والا تھا۔ اس کے ہاں باقاعدہ اذان دی جاتی۔ اقامت کہی جاتی اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کا موذن عبداللہ بن نواحہ اور مکبر حجیر اذان اور تکبیر میں حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرتے۔ اس کے باوجود حضور اکرم ﷺ نے اس شخص اور اس جماعت کا وجود گوارا نہ کیا اور اس کے مکتوب کے جواب میں ’’محمد اللہ کے رسول کی جانب سے مسیلمہ جھوٹوں کے سردار کی طرف‘‘ ایسا سخت طرز تخاطب اختیار کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلام کے اندر اس فتنہ عظیمہ کے انسداد کے لئے لشکر کشی کا حکم صادر فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد حضور ﷺ کی

روح ملاء اعلیٰ سے جاملی اور اسلام کی اس اولین باغیانہ تحریک جس کا تعلق عقیدہ ختم نبوت کی تنسیخ سے تھا۔اس کے انسداد کی ذمہ داری حضورﷺ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آپڑی۔

مسلمان کا پہلا اجماع

ابن خلدون نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے اندر پہلا اجماع مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کے واجب القتل ہونے پر ہوا۔چنانچہ لشکر اسلام بے پناہ مشکلات کے باوجود اس معرکہ حق و باطل میں کود پڑا۔آخرکار مسیلمہ 40 ہزار ساتھیوں کے ہمراہ واصل جہنم ہوا۔ہزاروں صحابہ و تابعین کی شہادت ہوئی۔

عمدۃ القاری شرح بخاری میں ان اصحاب رسول کی تعداد گیارہ سو سے چودہ سو تک بیان کی گئی ہے جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ان میں سات سو سے زیادہ صحابہ وہ تھے جو قراء کہلاتے تھے۔خود حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ حضرت عمرؓ کے برادر اکبر حضرت زید بن خطابؓ خطیب الانصار حضرت ثابت بن قیسؓ مدرسہ نبوت کے سب سے بڑے قاری سالم مولی اور ابی حذیفہ ایسے بزرگ صحابہ شامل تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تصریح

مسلمان امت اپنے اس اعتقاد اور اس کے تحفظ میں کس درجہ حساس اور مستعد رہی ہے۔اس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے ایک جلیل القدر امام امام ابوحنیفہؒ کے دور میں جب ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں اس پر دلائل دوں گا تو امام صاحب سے استفسار کیا گیا کہ آیا اس مدعی نبوت سے اس کی سچائی کے دلائل طلب کئے جاسکتے ہیں۔امام موفق بن احمد المکی کا جواب نقل کیا ہے کہ جس شخص نے اس مدعی نبوت سے (اس کی سچائی) کی کوئی علامت یا (دلیل) طلب کی وہ کافر ہوجائے گا۔کیونکہ حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ایک جھوٹے نبی سے اس کی سچائی کی دلیل طلب کرنے والا مسلمان عملاً اپنے صادق و مصدوق پیغمبر حضرت محمد کریمﷺ کا منکر ہوجاتا ہے۔اور یہی سبب کفر ہے۔

پارلیمنٹ کا فیصلہ

اہل اسلام کی انہی اعتقادات کی وجہ سے ۷۴ء میں قادیانی مسئلہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ تک پہنچا۔اس پارلیمانی مباحثے میں قادیانی سربراہ مرزا ناصر اور لاہوری جماعت کے سربراہ کو اس بات کا پورا پورا موقع دیا گیا کہ وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔اب وقت آگیا ہے کہ اس تاریخی پارلیمانی مباحثے کی جملہ کاروائی شائع کی جائے۔تاکہ دنیا قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجہ معلوم کرسکے اس تمام بحث مباحثے اور موقع صفائی کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔(الحمدللہ! یہ تمام کاروائی قومی تاریخی دستاویز کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت ملتان نے شائع کی ہے۔ جس کے اب تک کئی ایک ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ فالحمدلله علیٰ ذالك!)

اس آئینی فیصلے نے چند در چند مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ حکومت، مسلمان مفکرین اور علماء کا فرض ہے کہ وہ ان پر غور کریں۔ اولاً اسلام ارتداد کی اجازت نہیں دیتا۔ یعنی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک مسلمان اسلام چھوڑ کو کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے۔ اسلام ایسے شخص کو واجب القتل ٹھہراتا ہے جو اسلام سے ارتداد اختیار کرے۔ چنانچہ ابن خلدون کے حوالے سے پیچھے گزر چکا ہے کہ مسلمانوں میں پہلا اجماع فتنہ ارتداد کے استیصال پر منعقد ہوا۔ حدیث کی تمام مسلمہ کتابوں میں یہ حکم موجود ہے کہ جو شخص اپنا دین اسلام ترک کر دے اس کو قتل کر دو۔ اس شرعی حکم کے مصالح وحکم بے شمار ہیں جن کی تفصیل یہاں ممکن نہیں۔ اسلامی قانون (فقہ حنفی جس پر جمہور امت عمل پیرا ہے) کی کتابوں میں واضح طور پر لکھا ہے کہ:

''مسلمان اگر مرتد ہو جائے تو اسے اسلام میں لوٹ آنے کی دعوت دی جائے۔ کسی مسئلہ ومعاملہ میں شبہ ہو تو اس کا ازالہ کیا جائے اور تین دن قید رکھ کر سوچنے کی مہلت دی جائے۔ اگر ایمان لے آئے تو فبھا! ورنہ قتل کر دیا جائے۔''

امت مسلمہ نے جب تک اقتدار اس کے ہاتھ میں رہا اس قانون پر عمل کیا۔ لیکن اٹھارویں اور انیسویں صدی میں جب مسلمان ملک انگریزوں اور فرانسیسیوں اور اطالیوں کے زیر انتداب آئے تو شرعی حکم پر عمل درآمد رک گیا۔

قادیانی تحریک کی پیچیدگی

قادیانی تحریک کی پیچیدگی یہ ہے کہ جب اس کی نمود ہوئی تب اسلام کا اقتدار نہ تھا ورنہ ارتداد کا جوہڑ اسی وقت خشک کر دیا جاتا۔ حکومت عیسائی انگریزوں کی تھی اور انہوں نے اپنے مفادات کے باعث اس کی پرورش کی۔ خود بانی تحریک مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریک کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ لیکن پاکستان بن جانے کے بعد حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ اب منطقی طور پر لازم ہے کہ حکومت اس مفہوم کا قانون بنائے کہ کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار نہیں کر سکتا اور اگر ایسا کرے گا تو شرعی سزا کا مستوجب ہوگا۔ مصر اور غالباً سوڈان میں بھی یہ قانون بن چکا ہے۔ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کا جغرافیہ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ یہاں ازبس ناگزیر ہے کہ اسلام کا تعزیری قانون نافذ کیا جائے ملک کے اندر عیسائی اور قادیانی مشنریز کے مقاصد صرف یہی قانون ناکام بنا سکتا ہے۔

چونکہ قادیانی تحریک عیسائیوں اور ہندوؤں کی طرح محض ایک کفریہ تحریک نہیں بلکہ یہ اپنی اصل میں ایک تحریک ارتداد ہے جو اسلام کو ڈھا بھی سکتی ہے اور تعلیمات اسلام سے متصادم بھی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو بجا طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ملی وحدت کو اس کے مضرات سے بچانے کے لیے مطالبہ کریں کہ ان کو تبلیغ قادیانیت سے روک دیا جائے۔ علاوہ بریں شعائر اسلام جیسے مسجد، اذان، نماز وغیرہ کے تحفظ کا قانون منظور کیا جائے جس کے

تحت قادیانیوں پر یہ قدغن عائد ہو کہ وہ نہ مسجد کی شکل کی عبادت گاہ بنا سکتے ہیں نہ ہی اذان دے سکتے ہیں اور نہ نماز کی شکل میں عبادت کر سکتے ہیں۔ وہ عبادت کے لئے جس انداز کا چاہیں معبد بنائیں اور جس طرح چاہیں عبادت کریں ہم ان کا یہ حق تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنی کمیونٹی میں اپنے عقائد کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ مسلمانوں کو ارتداد کی تبلیغ کریں یا شعائر اسلام کو استعمال کریں۔ اسی طرح مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی اور وہ یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ الحمدللہ! یہ قانون قادیانی آرڈیننس کی شکل میں منظور ہو چکا ہے۔

ایک اہم سوال

جب بھی کوئی حکومت پاکستان میں ارتداد کا شرعی قانون نافذ کرے گی۔ اس وقت ایک اہم سوال یہ پیدا ہوگا کہ اس قانون کا اعلان کب سے کیا جائے؟۔ کیا جب مرزا غلام احمد نے دعوئ نبوت کیا یا ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء جب اسلامی جمہوریہ پاکستان آزاد ہوا؟۔ اس قانون کی تاریخ کے اجراء سے؟۔ یہ ایک غور طلب سوال ہے۔ ہمارے سامنے ایسے متعدد قوانین کی نظیریں موجود ہیں کہ وہ جاری بعد میں ہوئے مگر ان کا عملی وتنقیدی دائرہ کار زمانہ ماسبق تک محیط تھا۔ میری رائے میں ہمیں اس قانون کا اطلاق قیام پاکستان سے شروع کرنا ہوگا جب اس ملک میں مسلمانوں کو بالفعل تحکم نصیب ہوا۔ مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ نبوت سے لے کر قیام پاکستان تک اور پھر قیام پاکستان سے لے کر اب تک کے نسلی قادیانیوں کو قبول کرنا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ دیگر غیر مسلم اقلیات کی طرح اس مملکت کے وفادار شہری بن کر رہیں۔ البتہ جن مسلمانوں نے قیام پاکستان کے بعد ترک اسلام کر کے قادیانیت کے ساتھ رشتہ جوڑا ان کے لئے حکومت کو ایک اعلان کے ذریعے تین دن کی شرعی مدت مقرر کرنا ہوگی۔ تاکہ یہ لوگ اپنے معتقدات پر نظر ثانی کر سکیں۔ اس دور میں سلجھے ہوئے علماء کی خدمات حاصل کر کے انہیں یہ فریضہ سونپا جائے کہ وہ ان قادیانیوں کے شکوک رفع کریں۔ اس غرض سے ایسے مذاکروں کا اہتمام کیا جائے جس میں قادیانی نمائندے مسلمان علماء سے اپنے ہر سوال شک وشبہ کا جواب طلب کر سکیں۔ یہ پروگرام ٹیلی کاسٹ کئے جائیں۔ اس طرح مرتد مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت سچائی کی طرف لوٹ آئے گی۔ کیونکہ ان لوگوں نے عقلی اپروچ سے زیادہ اپنے اغراض یا مجبوریوں کے تحت اس تبدیلی مذہب کو قبول کیا اور وہ بھی اس مغالطے کے تحت کہ ہم اسلام کے دائرے ہی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے قادیانیت کو اسلام سے الگ ایک جداگانہ مذہب کی جگہ اسلام کے اندر ایک فرقہ سمجھ کر قبول کیا۔ اگر اس کے باوجود کچھ بدنصیب رہ جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کرنا چاہئے جس کا حکم شریعت دیتی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ الرشید ساہیوال ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ)

قادیانیت سے تائب ہونے والے رانا محمد رفیق خان کا انٹرویو

نصیر احمد آزاد

4 جون 2004ء کو مرکزی جامع مسجد محمود ریلوے کالونی فیصل آباد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں نعروں کی گونج میں قادیانیت سے تائب ہونے والے رانا محمد رفیق خاں نے صاحبزادہ طارق محمود کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعدازاں مشرف بہ اسلام ہونے والے رانا محمد رفیق کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی گئی اور ان کا انٹرویو ریکارڈ کیا گیا۔ یہ انٹرویو قارئین کی دلچسپی اور قادیانیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے افراد کو دعوت اسلام کے نکتہ نظر سے پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

سوال...... رانا صاحب! آپ کا خاندانی پس منظر کیا ہے اور آپ کس طرح قادیانیت کے جنگل میں پھنسے؟۔

جواب......میرا تعلق راجپوت خاندان سے ہے۔ تقسیم سے قبل ہمارے بڑے ضلع جالندھر تحصیل نواں شہر اور موضع کریام کے رہنے والے تھے۔ ہماری زمینیں تھیں۔ ہمارے خاندان کے دو تین افراد مرزا غلام احمد قادیانی کا شہرہ سن کر قادیان گئے۔ خدا خبر کہ وہ کیونکر قادیانی ہوگئے۔ دیکھا دیکھی باقی خاندان والے بھی قادیانی ہوگئے۔ اب میرا پورا خاندان اور سسرال والے بھی قادیانی ہیں۔

سوال......آج کل آپ کہاں رہائش پذیر ہیں؟۔

جواب......ہم پہلے فیصل آباد میں رہا کرتے تھے۔ پھر 88 ج/ب ہسیانہ ضلع فیصل آباد میں منتقل ہوگئے۔ آج کل ہماری رہائش 243/سی آفیسر کالونی نمبر 2 فیصل آباد میں ہے۔ میں محکمہ واسا میں ملازمت کررہا ہوں۔

سوال......کیا آپ قادیانی عقائد اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ جات سے مکمل طور پر آگاہ تھے۔

جواب......جس طرح مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والا بچہ اپنے مذہب کو سچا سمجھتا ہے۔ اسی طرح میں بھی قادیانیت کو اس لحاظ سے سچ ہی سمجھتا تھا۔ کیونکہ میں پیدائشی طور پر قادیانی تھا۔ باقی قادیانیت پر میرا کوئی خصوصی مطالعہ نہیں تھا۔

سوال......پھر یہ انقلاب کیسے آیا۔ آپ قادیانیت سے کیوں بیزار ہوئے اور آخر اس مذہب سے تائب ہوگئے۔

جواب...... میں نے عرض کی کہ میرا قادیانی مذہب کے حوالے سے وسیع مطالعہ نہیں تھا۔ بس جمعہ پڑھ لیتا تھا یا پھر قادیانی جماعت کے اجتماعات میں شریک ہوتا تھا۔ ظاہر ہے وہاں وہ حسن اخلاق اور بڑی شستہ گفتگو کرتے۔ نہ کسی کے خلاف بولتے نہ تلخی کا اظہار کرتے۔ نہ کسی کو تنقید کا نشانہ بناتے، اصلاحی، تبلیغی انداز اور خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے جس کے باعث اندر کی قادیانیت میں جھانک کر دیکھنے کا کبھی موقع ہی نہ ملا۔ میرے ایک دوست نے مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالے سے ایک کتاب پڑھنے کو دی۔ ان کا ایک دعویٰ نظر سے گزرا تو ذہن نے جھٹک دیا۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی جنہیں ہم حضرت صاحب کہہ کر پکارتے تھے۔ ہمارے ذہنوں میں ان کا ایک تقدس تھا۔ جب مزید دعویٰ جات سامنے آئے تو جسم میں جھرجھری محسوس ہوئی۔ پھر جب غیر جانبدارانہ طور پر ان دعوؤں پر غور کیا تو مرزا قادیانی کی ذات کے حوالے سے تقدس اور عقیدت کے آبگینے چکنا چور ہو گئے۔

سوال...... مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ کون سے دعوے تھے جن کے باعث آپ متنفر ہوئے؟

جواب...... میرے ایک کانسٹیبل دوست نے ایک بار مجھ سے کہا کہ آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی پر وحی لانے والے فرشتہ کا نام ٹیچی ٹیچی تھا جو اکثر مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس آتا تھا۔ میں چونکہ لاعلم تھا میں نے فوراً اس کی تردید کر دی اور کہا یہ بات من گھڑت ہے۔ کیونکہ ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی پڑھے لکھے آدمی تھے۔ ایسی بات تو بیہودہ آدمی ہی کہہ سکتا ہے۔ اس جواب پر میرے دوست نے شرط لگانے کو کہا۔ تب میں نے حوالہ طلب کیا۔ ایک اور ملازم سلامت خان صاحب کتاب حقیقت الوحی لائے۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے فرشتہ ٹیچی ٹیچی کا ذکر موجود تھا۔ مجھے اس پر بہت ندامت ہوئی۔

حقیقت الوحی میں مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے۔'' اور مزید یہ دعویٰ کہ: ''میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں محمد اور احمد ہوں۔'' (تذکرہ ص ۶۳۰) پڑھ کر میں بہت حیران ہوا اور سوچا کہ پھر اللہ تعالیٰ کو اتنے نبی بھیجنے کی ضرورت کیا تھی۔ ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہی کافی تھا۔

اس کے بعد پھر مرزا قادیانی کے دیگر دعویٰ جات پڑھتا گیا تو مجھ پر ان کی حقیقت آشکار ہوتی گئی۔ قرآن مجید کی بعض آیات کو مرزا قادیانی نے اپنے اوپر منطبق کیا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ! یہ آیت حضور اکرم ﷺ کی ذات کے حوالے سے نازل ہوئی تھی کہ: ''اے میرے محبوب دشمن کو پتھر آپ نے نہیں ہم نے مارے تھے۔'' میں نے سوچا کہ مرزا قادیانی نے کس جنگ میں حصہ لیا تھا۔ جہاد کو ویسے ہی اس نے حرام قرار دے دیا۔ اس قسم کے حوالوں نے میری آنکھیں کھول دیں۔ ''ایک غلطی کا ازالہ'' مرزا غلام احمد قادیانی کا تصنیف کردہ کتابچہ

پڑھا۔ جس کے ص ۴۳ پر اس نے لکھا ہے کہ: محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ! اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ مرزا قادیانی کی ’’نزول مسیح‘‘ کتاب پڑھ کر تو مجھے کسی سے وضاحت کرنے کی یا مزید غور وفکر کی ضرورت کی گنجائش ہی باقی نہ رہی کہ جب اس نے اللہ کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنی وحی کے بارے میں کہا وہ ایسی پاک وحی ہے جیسی دوسرے نبیوں پر نازل ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کو اپنے منہ کی باتیں قرار دیا۔ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کس قدر لغو ہے کہ قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا ہے۔

یہ تمام حوالے پڑھ کر میرا ضمیر جاگ اٹھا۔ میں نے کسی کی تبلیغ سے یا کسی کی ترغیب سے اسلام قبول نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ضمیر کی آواز اور دل کی پکار نے مجھے اسلام قبول کروایا ہے۔

سوال...... مرزائیت کو چھوڑ کر اور اسلام کو قبول کرنے کے بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟۔

جواب...... میں نے تقریباً گزشتہ دس ماہ خود ہی قادیانی مذہب پر غور وخوض کیا۔ اب میں اپنے آپ کو صحیح مسلمان سمجھتا ہوں۔ جس دن سے میں نے دین اسلام قبول کیا۔ اپنے آپ کو ہلکا محسوس کرتا ہوں۔ یقین کریں پہلے ضمیر بوجھل تھا۔ اب روحانی سکون اور آسودگی میسر آئی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے دین اسلام پر استقامت عطا فرمائیں۔ آمین!

سوال...... رانا صاحب آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوئ نے جھنجھوڑا؟۔ اور آپ نے سچا دین اختیار کر لیا۔ باقی قادیانی اس طرح کیوں نہیں سوچتے؟۔

جواب...... اصل بات یہ ہے کہ پیدائشی مذہب والے اکثر اپنے مذاہب پر کم غور کرتے ہیں۔ جس گھر میں آنکھیں کھولیں وہی مذہب اپنایا۔ اختیار کیا اور اسے سچ جان لیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کا دور مشینی ہے۔ لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ اپنے مذہب پر تحقیق کریں۔ مذہبی کتابیں بہت کم لوگ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح نئی قادیانی نسل بھی نام کی قادیانی ہے۔ اگر بالفرض وہ اپنے مذہب پر غور بھی کریں تو ان کو جتنی مراعات حاصل ہیں اور بطور اقلیت وہ اتنے منظم ہیں کہ کسی قادیانی کا کوئی کام نہیں رکتا۔ جبکہ مسلمان دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔

سوال...... قادیانیوں کی نئی نسل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟۔

جواب...... نئی نسل کو دین سے خاص شغف نہیں۔ وہ اچھا روزگار، اچھا معیار زندگی، دنیوی آسائش اور موج میلہ چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کی نئی نسل یورپ، امریکہ، مغربی جرمنی یعنی بیرون دنیا کا رخ کئے ہوئی ہے۔ البتہ اگر نئی نسل کو قادیانی عقائد اور بالخصوص مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات سے آگاہ کیا جائے اور وہ اخلاص سے اس پر غور کریں تو انہیں دائرہ اسلام میں لایا جاسکتا ہے۔ تلاش حق شرط ہے۔ اگر کسی کے پیش نظر دنیا ہے

تو وہ اسی صورت میں ہدایت پا سکتا جب ہدایت اس کے مقدر میں ہو۔

سوال...... رانا صاحب قادیانی جماعت بہت پراپیگنڈہ کرتی ہے کہ ہماری تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور لوگ قادیانیت میں داخل ہو رہے ہیں۔اس کی حقیقت کیا ہے؟۔

جواب...... یہ بالکل غلط ہے۔قادیانی جماعت جس طرح دعویٰ کرتی ہے۔اسی طرح اب تک تو آدھی دنیا کو قادیانی ہو جانا چاہئے تھا۔یہ محض پراپیگنڈہ کی حد تک ہے۔حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سوال...... آپ کو یاد ہوگا کہ مرزا طاہر بیرون ملک بھاگ گیا تھا۔اس نے برطانیہ میں جلاوطنی کی زندگی گزاری۔مرزا طاہر کیوں فرار ہوا تھا؟۔

جواب...... آپ نے بہت اچھا سوال کیا۔میری اطلاع کے مطابق اس کے خلاف قتل کا مقدمہ درج تھا۔حکومت اسے گرفتار کرنا چاہتی تھی۔مرزا طاہر جماعتی مشن، دینی مقصد یا اپنے ہی مذہب کی تبلیغ یا خدمت کے لئے بیرون ملک نہیں گیا تھا۔بلکہ اپنی جان بچانے کی خاطر فرار ہوا تھا۔یہیں سے آپ اندازہ لگائیں کہ وہ اپنی اقلیت اور مذہب کے معاملے میں کتنا مخلص تھا۔جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا تھا۔اپنی اقلیت کو بے یارو مددگار چھوڑ کر بھاگ گیا۔

سوال...... رانا صاحب! اب یقیناً آپ نے قادیانی جماعت کے اندرونی نظام پر غور کیا ہوگا۔آپ کے قادیانی جماعت کے بارے میں کیا تاثرات ہیں؟۔

جواب...... رائل فیملی کی حکومت ہے۔کوئی ان کے خلاف بول نہیں سکتا۔وہ جو چاہیں کریں۔کوئی گرفت نہیں۔جماعت کا نظام آمرانہ اور جابرانہ ہے۔جماعت کی قیادت کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو دبا دیا جاتا ہے۔بس قادیانی جماعت کا منشور چندہ کا حصول اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دس فیصد جماعت کو دینے کا پابند ہے۔یہی وجہ ہے کہ رائل فیملی عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتی ہے۔

سوال...... رانا صاحب! آپ یہ بتائیں کہ قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کون کون سے طریقے استعمال کرتے ہیں؟۔

جواب...... پہلے تو وہ ٹارگٹ بناتے ہیں کہ کس کس مسلمان کو اپنے جال میں پھنسانا ہے۔پھر آہستہ آہستہ اس سے تعلقات اور دوستی بڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔انتہائی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔جواب میں گرمی دیکھ کر گھریلو راہ ورسم بھی پیدا کرتے ہیں۔انہیں اپنے ہاں دعوت پر مدعو کرتے ہیں۔ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے شکار کو چناب نگر مرکز میں لے جائیں۔وہاں خوب آؤ بھگت ہوتی ہے اور خاطر تواضع کی جاتی ہے پھر وہ اپنی تبلیغ شروع کرتے ہیں اور طرح طرح کے ڈورے ڈالتے ہیں کہ آپ ہمارا بیعت فارم پر کر دیں۔جماعت آپ کی ہر طرح مدد

کر ے گی۔ گھر میں بچہ بے روزگار ہے تو یہ لالچ دیں گے کہ بچے کو اچھی ملازمت یا بیرون ملک بھیج دیا جائے گا۔ اسی طرح مختلف قسم کی ترغیبات، تحریص اور لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال…… رانا صاحب کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ گمراہ قادیانیوں کو کس طرح دامن اسلام سے وابستہ کیا جاسکتا ہے؟۔

جواب…… اس میں شک نہیں کہ قادیانی جماعت کے پاس بہت وسائل ہیں۔ بے دریغ دولت ہے۔ لیکن مذہب اخلاص اور کردار سے پھیلتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ قادیانیت کو اسلام کے لبادہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان ختم نبوت کا مبلغ بنے۔ اپنے دفتر میں، محکمہ میں، اپنی آبادی میں جہاں قادیانی ہیں۔ مسلمان ان کو ملیں، مرزا قادیانی کی کتابیں اور حوالہ جات دکھائیں۔ اسلام کے خلاف، انبیائے کرام کے خلاف، صحابہ کرام، اہل بیت کے خلاف ان کی خرافات اور ان کے جھوٹے دعوے انہیں دکھائے جائیں۔ بہت محنت کی ضرورت ہے۔ امید ہے محنت اور اخلاص ضرور رنگ لائے گا۔ میں خود اپنی بیوی بچوں کو تبلیغ کر رہا ہوں۔ انہیں سمجھا رہا ہوں۔

سوال…… جناب رانا صاحب! آپ کو مرزائیت کی حقیقت سمجھ آگئی ہے تو آپ کے بیوی بچے کیوں سمجھ نہیں پا رہے؟۔

جواب…… میرے بچوں کی سوئی حیات اور وفات مسیح پر اٹکی ہوئی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات سے مرزا کا دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ایک آدمی بنیادی طور پر جھوٹا ہے اور کاذب ہے تو اسے کیوں کر مسیح موعود تسلیم کیا جائے۔ میں محنت کر رہا ہوں۔ معاملہ سدھر جائے گا۔ انشاء اللہ!

سوال…… محترم آپ کسی کی تبلیغ سے مسلمان نہیں ہوئے۔ تو پھر آپ نے قبول اسلام کے لئے اس مرکز کا خصوصاً صاحبزادہ طارق محمود صاحب کا انتخاب کیوں کیا؟۔

جواب…… حضرت مولانا تاج محمود مرحوم کا نام بہت سن رکھا تھا۔ بلکہ قادیانی کہا کرتے تھے کہ یہ مولوی ہمارے لئے بہت خطرناک ہے۔ ہوا یہ کہ دل میں جب مسلمان ہونے کا فیصلہ کرلیا تو اتفاقاً میرے ایک دوست خالق ڈوگر صاحب جمعہ کے لئے مجھے یہاں لے آئے۔ مولانا طارق محمود کا سیرت النبی ﷺ کا بیان تھا۔ جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ دل نے فیصلہ دیا کہ انہی کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ چنانچہ اگلے جمعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخش دی کہ قادیانیت کے قلعہ کی بنیادوں کو ہلا دینے والے مجاہد ختم نبوت نے میرے ساتھ جس محبت والہیت کا مظاہرہ کیا اور جس قدر میرا احترام کیا گیا میں ساری زندگی نہیں بھول سکوں گا۔

آخری قسط

مرزا طاہر قادیانی کا عبرتناک انجام

محمد متین خالد

1...کراچی کے جناب الیاس ستار سے مباہلہ میں شکست کے بعد اس موضوع پر مرزا طاہر کی طرف سے مکمل خاموشی اور خود منہ مانگی موت میں گرفتار ہونا

اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا طاہر نے جولائی کی آخری تاریخوں میں لندن کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علی الاعلان جناب الیاس ستار کے ساتھ مباہلہ قبول کیا تھا۔اس مباہلہ میں بہت واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ جھوٹے کو خدا ایک سال کے اندر سزا دے۔ چنانچہ مرزا طاہر اسی سال دو مہینوں کے اندر ہی شدید خدائی گرفت میں آ گیا۔ یہ سال اس پر خدائی ذلتوں اور مار کا سال تھا۔ جناب الیاس ستار، اس مباہلہ کی فتح کا جشن مناتے رہے۔لیکن مرزا طاہر پر خدائی مار کی گرفت اتنی شدید تھی کہ وہ آتھم سے بڑھ کر خوفزدہ حالت میں اس مباہلہ کے انجام کے بارے میں ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نکالنے کی جراٗت نہ کر سکا۔مرزا طاہر کی مرتے دم تک اس مسئلے پر خاموشی خود اس کی ذلت آمیز شکست کا زندہ ثبوت ہے۔

مرزا طاہر نے جولائی میں مباہلہ قبول کیا۔ 20 اگست 1999ء کو باہمی طے شدہ عہد کے مطابق الفضل لندن میں مباہلہ کی دعوت قبول کرنے کا اعلان شائع کیا گیا۔ جمعہ کی صبح یہ اعلان الفضل لندن نے شائع کیا اور چند گھنٹوں کے بعد جمعہ کے خطبہ کے دوران ہی مرزا طاہر پر خدائی مار پڑ گئی۔ایک سال کی مدت تو کیا چند گھنٹوں میں ہی مرزا طاہر خدائی گرفت میں آ گیا۔اس پر فالج کا حملہ ہوا۔پھر وہ ایم ٹی اے کی اسکرین سے لمبے عرصہ کے لئے غائب ہو گیا۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے اور وہ قادیانی جو سچے خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ مباہلے میں خدائی فیصلے سے خود ہی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا طاہر سرتاپا کاذب اور مفتری تھا۔اس نے زندگی بھر مباہلہ کا پرفریب چکر چلائے رکھا۔اس کی اپنی کوشش یہی تھی کہ سچ مچ میں مباہلہ نہ ہونے پائے۔لیکن آخر کار وہ اپنے مکروں کے جال میں خود ہی پھنس گیا۔اور اس کے نتیجہ میں ذلت ناک انجام سے دوچار ہوا۔

2...جماعت کی تعداد میں کروڑوں کا اضافہ کے جھوٹ پر ایک قادیانی کے خط پر خود ہی لعنتہ اللہ علی الکاذبین کہنا اور خود ہی اس کا مستحق ہو جانا

تفصیل اس کی یہ ہے کہ 8 ستمبر 2000ء کو ایک خطبہ جمعہ میں مرزا طاہر نے کہا کہ:

’’پہلے میں ایک صاحب کو جو راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک مفسدانہ خط کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اور الفاظ میرے ہوں گے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ آپ زبانی خطبے دیا کرتے تھے اور بڑا جلال اور جمال پایا جاتا تھا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے، اس لئے آپ کو تحریر سے پڑھنا پڑتا ہے اور ہر دفعہ نظر تحریر پر ہی رہتی ہے، زبانی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پہلے جلال بھی ہوتا تھا اور جمال بھی۔ اب نہ وہ جمال رہا نہ وہ جلال رہا تو میں ان صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کو جمال مطلوب ہے تو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمال سے آپ کے سارے اندھیرے دور فرمادے اور دل کو روشن کردے اور احمدیت کی صداقت پر کامل ایمان عطا فرمائے۔ اگر آپ جلال چاہتے ہیں تو میری دعا یہ ہے اور میری التجا آپ سے یہ ہے کہ آپ بھی مجھ پر: لعنت الله علی الکاذبین! کہیں۔ میں بھی آپ پر: لعنت الله علی الکاذبین! پڑھتا ہوں۔ آپ کو خیال ہے کہ یہ دو کروڑ اور چار کروڑ کی باتیں محض جھوٹ اور مفسدہ ہیں جو میں نے اپنے نفس سے بنالی ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ تمام تر باتیں سچی ہیں۔ ایک بھی ان میں جھوٹ نہیں ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ مرزا طاہر 8 ستمبر 2000ء مطبوعہ ویکلی الفضل انٹرنیشنل، لندن شمارہ نمبر 20 اکتوبر تا 26 اکتوبر 2000ء)

3... صدر بش نے صلیبی جنگوں کا اعلان کیا اور کسر صلیب جماعت کا خلیفہ ڈر کر خاموش بیٹھا رہا جوابی قلمی جہاد کا اعلان تک نہیں کیا

4... ایم ٹی اے نے مرزا طاہر کے گرنے کا منظر ساری دنیا کو دکھایا

یہ چار ذلتیں، چار شکستیں ذہن میں رکھیں اور اب اردو ’’تذکرہ‘‘ سے مرزا قادیانی کا یہ الہام پڑھیں: ’’سیھزم فلا یری نبا من الله الذی یعلم السر واخفی ‘‘ یہ الہام جون 1902ء کا ہے۔ اس میں لفظ سیھزم کا ترجمہ اس کی گہرائی تک جاننے کے لئے ضروری ہے کہ مرزا محمود کی تفسیر صغیر کو دیکھ لیا جائے۔ مرزا محمود نے اپنی تفسیر صغیر میں سورۃ القمر کی آیت 46 کے الفاظ سیھزم الجمع کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ: ’’ان کی جماعت کو عنقریب شکست دی جائے گی‘‘ .... اس کے مطابق اس الہام کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ: ’’عنقریب وہ شکست کھا کر بھاگ جائے گا اور پھر دکھائی نہیں دے گا۔ یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے۔ جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے۔‘‘

اسی کے ساتھ مرزا قادیانی کا ایک اور الہام دیکھیں اور مرزا طاہر کے خطبوں کی عبرتناک حالت سامنے رکھیں۔ دیکھیں مرزا قادیانی نے متکبر شخص کے انجام کا کیسا نقشہ کھینچا تھا جو پورے ایک سو سال کے بعد ’’پوری شان کے ساتھ‘‘ مرزا طاہر کی عبرتناک حالت پر فٹ بیٹھا۔ یہ الہام 25 فروری 1901ء کا ہے اور یہ مجموعہ الہامات ’’تذکرہ‘‘ انگریزی ترجمہ سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں سے من وعن پیش خدمت ہے۔ انگریزی ’’تذکرہ‘‘ صفحہ

نمبر 422 پر یہ الہام یوں درج ہے:

Like a skinned goat at every pointless sermon,

meaning that his emotions are not under control

مرزا طاہر کی اپنی حالت کھال اتری ہوئی بکری کی ہو چکی تھی۔ اس کا ہر خطبہ (Sermon) بے معنی اور بے مقصد تھا۔ اس کی کنٹرول سے باہر حالت اس الہام کے الفاظ کی صداقت کا کھلا نشان بن گئی۔

مرزا طاہر اپنی عمر کے آخری مہینوں میں عبرت کا نشان بنا رہا۔ اس کے کسی خطبہ کی سمجھ نہ آتی۔ اس کے خطبات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا تھا کہ مرزا طاہر قطعی طور پر اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا ہے۔ اس کی اقتداء میں پڑھی جانے والی ہر نماز باطل ہوئی مگر اندھے مریدوں نے ایسی نمازوں کو نہ صرف قبول کیا بلکہ خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ مرزا طاہر کبھی نماز میں دعائے قنوت پڑھ دیتا اور کبھی خطبہ میں اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلا جاتا .... ایم ٹی اے اسے عبادت گاہ میں نہ آتے ہوئے دکھاتا اور نہ جاتے ہوئے۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا کہ قادیانی جماعت کے موجودہ ارباب اختیار جان بوجھ کر مرزا طاہر کی رسوائی چاہتے تھے اور اسے ایسے خطبوں میں لے آتے یا پھر خدائی تقدیر تھی جو مرزا طاہر کی رسوائی کی صورت میں اس کے عبرتناک انجام کو ساری دنیا کے سامنے بیان کرتی رہی اور بتا رہی تھی۔ وتذل من تشاء ......!

مرزا طاہر کو شاید وہم بھی نہ تھا کہ وہ اچانک مر جائے گا۔ اس کی چار بیٹیوں میں سے صرف ایک بیٹی فائزہ لقمان اس کے پاس تھی۔ دوسری بیٹی شوکت جہاں اپنے میاں سے لڑائی جھگڑے کے بعد مستقل پاکستان میں تھی۔ دوسری دو بیٹیاں کسی اور ملک کی سیر پر گئی ہوئی تھیں۔ ایک دن پہلے اس کی طبیعت قدرے بہتر تھی۔ 19 اپریل 2003ء کو ناشتہ کی میز پر اس کو دل کا دورہ پڑا اور ساتھ ہی جسم کے بائیں طرف فالج کا حملہ ہو گیا جو پہلے سے زیادہ شدید تھا۔ اس سے فوری طور پر مرزا طاہر کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق یہ لقوہ تھا۔ بائیں آنکھ، بازو، ٹانگ اور دیگر اعضاء بری طرح ساکت ہو کر رہ گئے۔ مرزا طاہر کچھ بولنے کی کوشش کرتا مگر مرزا قادیانی کی وحیوں کی طرح کچھ سمجھ میں نہ آتا۔ وہ میز پر پڑی دوائیوں کے ڈھیر کو دیکھتا تو چیخنے لگتا۔ اس دوران وہ دائیں ہاتھ سے اپنی داڑھی کو بری طرح کھینچتا اور یکدم چپ ہو جاتا پھر بے تحاشا ہنستا اور اچانک رونے لگتا۔ کمرے میں لگی مرزا قادیانی کی تصویر کو دیکھتا تو غصے سے اول فول بکنے لگتا۔ اسی اثناء میں ایک عجیب حادثہ یہ ہوا کہ مرزا طاہر کے جسم کے تمام بال گرنا شروع ہو گئے اور آناً فاناً پورا جسم بالوں سے حتیٰ کہ داڑھی اور بھنویں بہت حد تک صاف ہو گئیں۔ مرزا طاہر کی شکل بگڑ کر انتہائی کریہہ اور مکروہ ہو گئی کہ دیکھتے ہی متلی آتی تھی۔ اس کے کپڑے بول و براز سے لتھڑے پڑے تھے۔ جو شخص اس کے کپڑے تبدیل کرنے کے لئے آگے بڑھتا۔ مرزا طاہر غصے سے اس کے منہ پر تھوکتا اور چلاتا۔

ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے جسم کو فالج کے مزید اثرات سے بچانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی مگر ناکام رہے۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ موت کا فرشتہ سر پر آن کھڑا ہے۔ ڈاکٹروں کے علاوہ موقع پر درجنوں قریبی عزیز اور جماعت کے اعلیٰ عہدیدار اس صورتحال کے عینی شاہد ہیں۔

بقول جناب شفیق مرزا ''اللہ تعالیٰ نے قادیانی امت پر ایسا عذاب نازل کیا ہے کہ اب ان کا ہر قابل ذکر فرد ایسی رسوا کن بیماری سے مرتا ہے کہ اس میں ہر صاحب بصیرت کے لئے سامان عبرت موجود ہے۔'' فالج کی بیماری کو خود مرزا قادیانی نے ''دکھ کی مار'' اور ''سخت بلا'' ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور اب قادیانی امت کی گندی ذہنیت کی وجہ سے یہ بیماری اللہ تبارک وتعالیٰ نے سزا کے طور پر قادیانیوں کے لئے کچھ اس طرح مخصوص کر دی ہے کہ ایک واقف حال قادیانی کا کہنا ہے: ''اب تو حال یہ ہے کہ جو شخص فالج سے نہ مرے۔ وہ قادیانی ہی نہیں۔''

مرزا محمود احمد نے اپنے باوا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امت مسلمہ کے اکابر اور جید علماء دین کے وصال پر جشن مسرت منایا اور ان کا یہ دھندا اب تک چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے گوسالہ سامری مرزا محمود کو ''فالج کا شکار'' بنا کر دس سال تک رہین بستر و بالش کر دیا اور اس عبرت ناک رنگ میں اس کو اعضاء و جوارح اور حافظہ سے محروم کر دیا کہ وہ مجنونوں کی طرح سر ہلاتا رہتا تھا اور اس کی ٹانگیں بید لرزاں کا نظارہ پیش کرتی تھیں۔ گویا وہ ''لا یموت فیھا ولا یحیی'' کی تصویر تھا۔

مگر قادیانی مذہبی انڈسٹری کے مالکان اس حالت میں بھی الٹا ''اخبار'' اس کے ہاتھ میں پکڑا کر ''زیارت'' کے نام پر مریدوں سے پیسہ بٹورتے رہے اور پھر سات بجے شام مر جانے والے اس ''مصلح موعود'' کی دو بجے شب تک صفائی ہوتی رہی اور ''سرکاری اعلان'' میں اس کی موت کا وقت دو بج کر دس منٹ بتایا گیا اور اس عرصہ میں اس کی الجھی ہوئی داڑھی کو ہائیڈروجن یا کسی اور چیز سے رنگ کرا کے طلائی کلر دیا گیا اور خط بنایا گیا اور غازہ لگا کر اس کے چہرے پر ''نور'' وارد کیا گیا۔ تاکہ مریدوں پر اس کی ''اولیائی'' ثابت کی جا سکے۔ حیرت ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیاوی زندگی کے دن پورے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے تو قادیانی اس کی بیماری کو ''عذاب الٰہی'' قرار دیتے ہیں لیکن ان کے اپنے اکابر ذلیل موت کا شکار بنتے ہیں تو یہ ''ابتلاء'' بن جاتا ہے اور اس کے لئے دلائل دیتے ہوئے قادیانی تمام وہ روایات پیش کرتے ہیں جن کو وہ خود بھی تسلیم نہیں کرتے۔''

چند گھنٹوں بعد دل کا دوسرا اٹیک ہوا۔ جو پہلے کی نسبت زیادہ شدید تھا۔ راز دار درون خانہ کے مطابق یہ کسی ذہنی اذیت کا باعث تھا۔ ذہنی اذیت یقیناً مرزا لقمان کی مرزا طاہر کی چھوٹی بیٹی اور اپنی خوبرو سالی طوبیٰ کے ساتھ وہ اخلاق سوز حرکات تھیں جس کا مقصد مرزا طاہر کو ذہنی ٹارچر اور بلیک میلنگ کرنا تھا۔ جیسا کہ مرزا لقمان وقتاً فوقتاً ایسا کرتا رہتا تھا۔ بہرحال یہ ظاہر ہو گیا کہ 6 اپریل 1902ء ''اپریل والے الہام'' کے مطابق اپریل کے مہینے

میں اس کی موت واقع ہوئی۔

لندن میں جہاں اپریل میں بھی سردی ہوتی ہے۔ مرزا طاہر کی لاش جس کمرہ میں رکھی گئی۔ وہاں برف اور ائر کنڈیشنر کا بھی انتظام کیا گیا تا کہ لاش مزید خراب نہ ہو۔ لاش سے شدید بدبو آ رہی تھی جس سے آس پاس کا سارا ماحول متعفن ہو گیا۔ فوری طور پر لاش کی Embalming کروائی گئی یعنی حنوط کیا گیا۔ تقریباً 5 گھنٹے میں یہ مرحلہ طے ہوا۔ اس پراسس میں خون کی نالی میں خاص دوائی دی جاتی ہے جس سے جسم محفوظ رہتا ہے اور گلتا سڑتا نہیں۔ مگر ہزار کوششوں کے باوجود لاش تیزی سے گل سڑ رہی تھی اور سیاہی مائل ہونے کی وجہ سے چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ لہٰذا مشاورت ہوئی جس میں رفیق احمد حیات قادیانی امیر یو کے، عطاالمجیب راشد، منیر احمد جاوید، ڈاکٹر مسعود الحسن نوری، بشیر احمد، مرزا نصیر احمد، مرزا لقمان احمد، کریم اسد خاں اور سلطان ہارون خاں شامل تھے۔ ڈاکٹر مسعود الحسن نوری کی ہدایت پر فوری طور پر رفیق احمد حیات قادیانی امیر یو کے نے ایک تابوت تیار کروایا جس کے اوپر شیشہ لگا ہوا تھا تا کہ لوگ چہرہ دیکھ سکیں۔ مگر چہرہ متغیر ہونے بلکہ خدائی عذاب کی گرفت میں آنے کی وجہ سے فیصلہ ہوا کہ لوگوں کو مرزا طاہر کا چہرہ نہ دکھایا جائے۔ چنانچہ ایک اور تابوت خریدا گیا۔ یہ تابوت ایلومنیم کا تھا جس میں لاش والا تابوت ڈال کر سیل کر دیا گیا۔ بیوقوفی یہ کی گئی کہ بند تابوت بھی دیدار اور زیارت کے لئے رکھا رہنے دیا گیا۔ اس پر چہرہ دیکھنے والے جب کہتے کہ چہرہ دیکھنا ہے تو ان کو کہا جاتا کہ بس تابوت کی زیارت کرتے جاؤ، اور آگے بڑھتے جاؤ۔ یہ منظر ایم ٹی اے چینل پر صاف دیکھا جا رہا تھا۔ چنانچہ انہیں اس بیوقوفی کا احساس ہوا تو ایم ٹی اے پر مزید دیدار بند کر دیا گیا۔

تدفین سے پہلے تابوت کو قبر کے قریب رکھا گیا اور اس پر پلاسٹک شیٹ لپیٹی گئی اور پھر رسیوں کی مدد سے گڑھے میں اتار گیا۔ اس سے پہلے جتنے بھی قادیانی خلیفے مرے، انہیں دفنانے کے بعد موقع پر موجود ہر قادیانی اظہار عقیدت کے طور پر تھوڑی سی مٹی قبر میں ڈال کر اپنے دل کی پیاس بجھا لیتا تھا۔ مگر اس دفعہ نیا تماشا یہ ہوا کہ کسی بھی قادیانی کو مرزا طاہر کی قبر پر مٹی ڈالنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہ حق ''مغلیہ خاندان'' نے لیڈی ڈیانا کی تدفین کی نقل کرتے ہوئے صرف اپنے خاندان اور چند منظور نظر افراد کو ہی دیا اور دور دراز سے آئے ہوئے غلام بے چارے دیواروں کے اوپر سے وفادار کتے کی طرح حسرت بھری نگاہوں سے اپنے محبوب کی آخری رسومات ادا کرتے ہوئے دیکھتے رہے۔ یہ گویا نئے بادشاہ کا عام قادیانی کو اپنی اوقات میں رہنے کا پیغام تھا۔

قادیانی جماعت کے ٹی وی چینل ایم ٹی اے نے اس بات کا بہت پروپیگنڈا کیا کہ مرزا طاہر کے جنازے کو حکومت برطانیہ نے خصوصی اہمیت دی، مثلاً ہائی وے بند کر دی، پولیس مہیا کی، ہیلی کاپٹر کا سکواڈ دیا گیا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ حکومت برطانیہ تو بعض مجرموں کو بھی ایسی اہمیت اور اس سے بڑھ کر اعزاز دے

چکی ہے۔اس کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کر کے ہر شخص اپنے علم میں اضافہ کرسکتا ہے۔

جرائم کی دنیا کے تین بھائیوں کے جنازوں کے ساتھ مختلف اوقات میں حکومت برطانیہ نے کیسا سلوک کیا۔آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ان کے جنازہ کو پولیس، ہیلی کاپٹر سکواڈ اور چھ اضلاع کی پولیس منگوا کر اعزاز سے نوازا گیا۔ایک بھائی کے جنازے کا جلوس 9 میل لمبا تھا جس کے لئے حکومت نے خصوصی انتظام کئے تھے۔ اگر حکومت جرائم کی دنیا کے لوگوں کو مرزا طاہر سے بڑھ کر اہمیت دے سکتی ہے۔تو پھر مرزا طاہر کے جنازے کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔

http://www.crimelibrary.com/gangsters_outlaws/mob_bosses/kray/curtain_17.html?se

مرزا طاہر کی تدفین جماعتی طور پر کسی فخر کی بجائے انتہائی شرمندگی کا باعث ہے۔اگر خلیفہ وقت مرزا قادیانی کے بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہوسکا تو اس سے رسالہ''الوصیت''میں کی گئی مرزا قادیانی کی وہ دعا پوری ہوئی جس میں اس نے لکھ رکھا ہے کہ جو اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لائق نہیں، قدرت اس کے لئے ایسے حالات بنادے کہ وہ اس میں دفن ہونے سے محروم رہ جائے۔مرزا طاہر ایک جاہ پرست اور نفس پرست شخص تھا۔اس نے محض اپنی ذاتی شان وشوکت کے لئے ایک کاروبار چلا رکھا تھا اور ایسے ہی لوگوں کے لئے مرزا قادیانی نے بڑے واضح الفاظ میں رسالہ''الوصیت''میں دعا کی ہے کہ:

''اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہوچکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔آمین! یا رب العالمین!''(رسالہ''الوصیت''بحوالہ ''روحانی خزائن''جلد 20 صفحہ نمبر 316,317)

خیال رہے کہ:''دنیا کی اغراض کی ملونی''سے بھرے ہوئے مرزا طاہر کو بخوبی علم تھا کہ ربوہ کا''بہشتی مقبرہ''حقیقت میں ایک کاروبار ہے۔اسی لئے اُس نے خود وصیت کی تھی کہ اُسے ربوہ نہ لے جایا جائے۔ان کی پہلی خواہش یہ تھی کہ ان کو قادیان لے جایا جائے اور دوسری یہ تھی کہ اسے قادیانی عبادت گاہ فضل لندن کے احاطہ میں دفن کیا جائے۔اس کی یہ دونوں خواہشیں پوری نہیں ہوئیں۔اسے لندن کے اسلام آباد میں ایسی جگہ دفن کیا گیا ہے، جہاں بس وہ ہی وہ ہیں۔مرزا طاہر کی عبرتناک موت دراصل مرزا غلام احمد قادیانی، حکیم نورالدین، مرزا محمود، مرزا ناصر، امت الحفیظ، سر ظفر اللہ خان قادیانی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو قدرت کی طرف سے ملنے والی خدائی مار اور سزا کا تسلسل ہے۔فاعتبروا یا اولی الابصار!

قادیانی شاعر ثاقب زیروی کے مندرجہ ذیل اشعار مرزا طاہر کے عبرتناک انجام پر بڑے موقع کی مناسبت سے منطبق ہوئے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظر ان افسانوں کا
کیوں خواب طرب سب خاک ہوئے کیوں خون ہوا ارمانوں کا

تاریخ کے سینے میں اب تک ہیں دفن وہ سارے ہنگامے
انسان کے ہاتھوں دنیا میں کیا حا ل ہوا انسانوں کا

طاقت کے نشے میں چور تھے جو توفیق نظر جن کو نہ ملی
مفہوم نہ سمجھے جو ناداں قدرت کے لکھے فرمانوں کا

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا!

نوٹ: اس مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں، میں نے تقریباً ایک سال تک قادیانی اخبارات ورسائل، انٹر نیٹ پر قادیانی واینٹی قادیانی سائٹس، ہسپتال میں لئے گئے مختلف ٹیسٹوں کی رپورٹس، ڈاکٹروں کی ان پر ماہرانہ اور غیر جانبدارانہ آراء وتجاویز وہدایات، اورایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔اس کے علاوہ ایک اہم قادیانی رازداں بھی میرے Contact میں رہا۔ اگر کسی قادیانی کو میرے اس مضمون پر درج کردہ ناقابل یقین اور چشم کشا حقائق وواقعات سے کوئی اختلاف ہوتو وہ میرے خلاف طعن وتشنیع کے بجائے پاکستان کی کسی بھی عدالت سے رجوع کرسکتا ہے تاکہ وہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔اس کے برعکس اگر کوئی اسلام کا متلاشی سنجیدہ قادیانی حقائق جاننے کے لئے اپنی کسی الجھن کوسلجھن بنانا چاہتا ہے تو میرے ای میل ایڈریس پر رابطہ کرسکتا ہے۔ fatehqadiyaniat@hotmail.com

ضروری اعلان

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہوچکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جاچکا ہے۔لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

جماعتی سرگرمیاں

!......

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے زیر اہتمام 19 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس یکم اگست بروز اتوار کو زیر صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ منعقد ہوئی۔ امسال بھی کانفرنس میں دنیا بھر کے علمائے کرام اور سکالر حضرات کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ پاکستان سے کانفرنس کے سلسلے میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی سربراہی میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب' حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب' حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب' لندن سے حضرت مولانا منظور احمد صاحب الحسینی' جرمنی سے حضرت مولانا قاری مشتاق الرحمن صاحب' بیلجیم سے حضرت مولانا حاجی عبدالحمید صاحب نے لندن' راڈھرم' بریڈفورڈ' راچ ڈیل' بوسٹن' مانچسٹر' ہڈرز فیلڈ' کراؤلے گلاسگو' ویکفیلڈ اور دیگر کئی ایک شہروں کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ کانفرنس سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب' حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب' حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا عبدالرشید ترابی صاحب' جناب حافظ محمد تکین صاحب' جناب حافظ اکرام الحق ربانی صاحب' جناب قاری عبدالحمید صاحب' حضرت مولانا مشتاق الرحمن صاحب' حضرت مولانا محمد سلیم صاحب' حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب اور دیگر کئی ایک حضرات نے خطاب فرمایا۔

کانفرنس میں حسب سابق برطانیہ کے مسلمان جلوسوں کی شکل میں پہنچے۔ الحمدللہ! کانفرنس حاضری کے اعتبار سے بہت ہی کامیاب رہی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب' حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب ودیگر کئی ایک حضرات نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جناب میاں

عبدالواحد صاحب‘ جناب عبدالرشید راجپوت صاحب‘ جناب سہیل اصغر صاحب‘ جناب ریاض احمد صاحب‘ جناب ندیم بھٹی صاحب‘ جناب عامر جاوید صاحب‘ حضرت مولانا قاری محمد منشاء صاحب‘ حضرت مولانا امان اللہ صاحب‘ حضرت مولانا محمد عارف صاحب ودیگر کئی ایک حضرات نے بھرپور محنت کی۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

شیخوپورہ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا محمد عالم صاحب منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا قاری محمد الیاس صاحب‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالنعیم صاحب سمیت علاقہ بھر کے کئی ایک علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔

چناب نگر میں سابقہ پولیس چوکی بحال کی جائے

گوجرانوالہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جناب قاری محمد یوسف عثمانی صاحب‘ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب‘ جناب حافظ محمد ثاقب صاحب‘ جناب احسان الواحد صاحب‘ جناب امان اللہ قادری صاحب‘ جناب احمد حسین زید صاحب‘ جناب پروفیسر محمد اعظم صاحب اور دیگر کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر میں مسجد کی حفاظت اور سابقہ چوکی کو بحال کیا جائے۔

لاہور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے دفتر میں ایک اجلاس بسلسلہ چناب نگر میں مسجد کی حفاظت اور پولیس چوکی کی بحالی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا قاری زبیر احمد صاحب‘ حضرت مولانا سید محبوب احمد شاہ صاحب‘ حضرت مولانا قاری نذیر احمد صاحب‘ حضرت مولانا محب النبی صاحب‘ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

سکھر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ایک منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب‘ جناب آغا شاہ محمد صاحب سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ شرکائے اجلاس نے مطالبہ کیا کہ چناب نگر میں پولیس چوکی کو بحال اور مسجد کو دوبارہ سے آباد کیا جائے۔

اجلاس...... مطالبات...... بیانات

قصور: جامع مسجد کمبوہاں کوٹ مراد خان قصور میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان کے تحت سیرت النبی ﷺ کے اجتماع سے حضرت مولانا محمد حنیف ظفر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر قانون توہین رسالت میں کسی قسم کی تبدیلی کی گئی تو مزاحمت کی جائے گی۔ آخر میں حکومت پنجاب سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ یوسف قمر قادیانی ایڈووکیٹ کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اسی طرح دوسرا اجلاس ضلع قصور کے امیر حضرت

مولانا قاری مشتاق احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید محمد طہیر شاہ صاحب‘ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب‘ جناب رانا محمد شفیق صاحب‘ حضرت مولانا عبدالباسط صاحب اور جناب حافظ احسان الرحمٰن صاحب نے شرکت کی۔

اوکاڑہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیر اہتمام دس روزہ رد قادیانیت کورس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالصمد صاحب‘ حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب‘ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب نے لیکچر دیئے۔ شرکائے کورس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ کورس کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت مولانا محمد اشرف صاحب خطیب جامع مسجد فاروقیہ نے دن رات محنت کی۔

گمبٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کارکنوں کی کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب شیخ عبدالسمیع صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانون توہین رسالت اور حدود آرڈیننس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے۔ ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر ہوگی۔

حیدرآباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے دفتر میں حیدرآباد کے جید علمائے کرام کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ گوہر شاہی ملعون کی تمام گستاخانہ کتابوں کو ضبط کیا جائے۔ اجلاس میں حضرت مولانا عبدالسلام قریشی صاحب‘ حضرت مولانا رب نواز صاحب‘ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب‘ حضرت مولانا تاج محمد صاحب‘ جناب قاری کامران احمد صاحب‘ حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب‘ حضرت مولانا عبدالمتین صاحب‘ حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب‘ حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب‘ حضرت مولانا خان محمد کندھانی صاحب‘ جناب قاری محمد رفیق صاحب اور جناب قاری محمد وسیم صاحب نے شرکت کی۔

فیصل آباد: پاکستان الیکٹرک میڈیا اتھارٹی پمرہ نے کیبل نیٹ ورکس کے ذریعے قادیانی چینل کی نشریات پر پابندی لگادی ہے۔ اس امر کی اطلاع ریجنل منیجر جناب عرفان اشرف خان صاحب نے ایک مراسلہ کے ذریعہ سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا فقیر محمد صاحب کو دی۔ اس سلسلہ میں پمرہ نے فیصل آباد کے کیبل آپریٹروں کو وارننگ لیٹر جاری کردیئے ہیں۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نے پاکستان بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ شہر میں کسی جگہ بھی قادیانی چینل ایم ٹی اے کیبل کے ذریعہ نشر ہوتا ہوتو اس کی اطلاع فون نمبر 041-633522 پر یا اپنے شہر میں موجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کو دی جائے۔

ڈیرہ غازی خان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ڈیرہ غازی خان میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے علمائے کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں نے غازی کالونی ڈیرہ غازی

خان میں کھلم کھلا تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ جس کا سرغنہ عبدالوہاب قادیانی جو کہ سول کورٹ میں کلرک کے عہدہ پر فائز ہے۔ جو کہ لوگوں کو ورغلانے اور مختلف لالچ دے کر قادیانی بننے کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مبلغ حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی اور علاقہ بھر کے دیگر علمائے کرام نے پرزور مطالبہ کیا کہ عبدالوہاب قادیانی کو اس کے عہدہ سے فی الفور ہٹایا جائے اور جعلی نام سے لی گئی سرکاری کوٹھی کو بھی خالی کروایا جائے اور اس کے خلاف قانون رسالت ایکٹ کے تحت کاروائی کی جائے۔

حافظ آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا حافظ عبدالواہاب صاحب اور ان کے سترہ ساتھیوں پر قادیانی مردہ غائب ہونے پر تھانہ کسوکی حافظ آباد میں جھوٹا مقدمہ درج ہوا۔ قادیانیوں نے اپنا مردہ خود ہی غائب کرنے کے بعد شور مچادیا کہ حافظ عبدالوہاب اور ان کے دیگر ساتھیوں نے ہمارا مردہ کو غائب کر دیا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع گوجرانوالہ دفتر میں جناب حافظ محمد ثاقب صاحب کو پہنچی تو انہوں نے حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد صاحب' حضرت مولانا محمد الطاف صاحب کے ہمراہ پولیس آفیسران سے رابطہ کیا۔ اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ جس پر تمام مسلمانوں کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

مبلغین حضرات کے تبلیغی دورہ جات

اسلام آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا خدابخش شجاع آبادی صاحب گزشتہ دنوں اپنے تبلیغی دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ حضرت مولانا نے قیام اسلام آباد کے دوران راولپنڈی کی جامع مسجد اوئی میں سہ روزہ ردقادیانیت کورس میں لیکچر دیئے۔ مختلف مساجد میں اجتماعات سے خطابات بھی فرمائے۔ حضرت مولانا خدابخش صاحب کے ہمراہ حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد خالد میر صاحب تھے۔

آزاد کشمیر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر آزاد کشمیر تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا نے جامعہ صدیقیہ للبنات کوٹلی میں چار روزہ ردقادیانیت کورس میں لیکچر دیئے۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر کی مختلف مساجد کے علاوہ اسلام آباد اور راولپنڈی میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔

بہاول نگر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا خدابخش صاحب شجاع آبادی تین روزہ کے تبلیغی دورہ پر بہاول نگر تشریف لائے۔ حضرت مولانا نے حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر کے ہمراہ بہاول نگر کی مختلف مساجد اور مدارس میں علمائے کرام اور عوام الناس سے خطاب فرمایا۔

سکھر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب گزشتہ دنوں سندھ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ ان حضرات

نے اپنے قیام سندھ کے دوران حیدرآباد' ٹنڈو آدم' کنری' سکھر' گھوٹکی اور دیگر کئی ایک شہروں میں ختم نبوت کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ان حضرات کے ساتھ ساتھ رہے۔

قادیانی سازش ناکام

تتلے والی ضلع گوجرانوالہ میں قادیانی عبادت خانہ بنانے کی کوشش میں علاقہ کے مسلمانوں کی بروقت کوشش اور احتجاج پر پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے قادیانیوں کو گرفتار کرلیا۔ تتلے والی کی جامع مسجد صدیق اکبر میں مشترکہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب' جناب حافظ خالد محمود صاحب' جناب قاری عبدالماجد صاحب' حضرت مولانا مفتی سخاوت علی صاحب' حضرت مولانا عمران صاحب سمیت کئی ایک رہنماؤں نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیوں نے دوبارہ اس قسم کی ناپاک جسارت کرنے کی کوشش کی تو ہم راست اقدام کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ آخر میں مسلمانوں کے دینی جوش جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور انتظامیہ کی بروقت کاروائی پر شکریہ ادا کیا گیا۔

چناب نگر میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

چناب نگر کے ایک باثر خاندان نے دین اسلام کو حق اور سچ مانتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ یہ خاندان سات افراد پر مشتمل ہے۔ دین اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے برملا کہا کہ میں مکمل حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور میں مرزا غلام احمد قادیانی معلون کی جھوٹی نبوت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اللہ رب العزت اس خاندان کو دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرشید کا سانحہ ارتحال

ملک کی معروف وتحریکی درس گاہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرشید صاحبؒ گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا کئی ہفتوں سے علیل تھے۔ ان کی نماز جنازہ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی صاحب نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابرین حضرات نے اپنے ایک بیان میں حضرت مولانا عبدالرشید صاحبؒ کے خاندان سے اظہار تعزیت کیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے ان کے گھر جاکر تعزیت کی۔

☆...... حضرت مولانا قاری سعید الرحمن علوی صاحب اور حضرت مولانا حافظ عزیز الرحمن خورشید صاحب کی والدہ محترمہ گزشتہ ماہ انتقال فرماگئیں۔ احباب سے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! ادارہ

سکونِ قلب

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان صفحات: ۴۴۸ قیمت: درج نہیں

آج کی پریشان حال انسانیت مادی اشیاء میں سکون قلب کی انمول دولت کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے جسکا نتیجہ ہمارے سامنے ہے خدا بیزار اقوام یہ سمجھتی ہیں کہ سائنس وٹیکنالوجی کی بہتات عالمی امن کی فضا ہموار کرے گی۔ لیکن ان کی پیش قدمی جیسے جیسے بڑھتی جارہی ہے انسانیت ظلم وستم کے ہاتھوں پستی چلی جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا جتنی ایٹمی ترقی کرلے تو بھی انسانیت کو سکون نصیب نہیں ہوگا۔

حضرات انبیاء علیہم السلام حقیقی انسانیت سکھانے کیلئے مبعوث ہوئے انہوں نے انسان سازی کا کام کیا۔ دل پر محنت فرمائی' خوش نصیب لوگوں کے من کی دنیا آباد ہوئی۔ معاشرہ کو صالح انسان میسر آئے انہی افراد سے صالح معاشرہ کی تشکیل نو ہوئی اور انسانیت کو حقیقی امن وسکون نصیب ہوا۔ نبی آخر الزمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کے صدقے انسانیت کو ایسے جواہر سے مالامال فرمایا جو تاقیامت انسان کیلئے مشعل راہ اور قابل عمل ہیں۔

دین اسلام کی صحیح شکل وصورت اور اسکی تعلیمات کو زمانہ کے غبار سے بچانے کیلئے اللہ پاک نے ہر دور میں ایسے بزرگان اہل اللہ کا سلسلہ جاری فرمارکھا ہے جس کی برکات اہل بصیرت سے مخفی نہیں۔ دین کی صحیح تشریح اور فی زمانہ اس پر عمل پیرا ہونے کیلئے ایسے اللہ والوں کا وجود بڑی نعمت ہے انہی اہل اللہ کے سلسلۃ الذہب کی مشہور ومعروف کڑی حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کی شخصیت ہے۔

آپ کی شخصیت کے بارہ میں کچھ لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے آپکے خطبات' ملفوظات ومکتوبات سے انسانیت نے سکون وچین کی جو دولت حاصل کی اس پر برصغیر کی تاریخ گواہ ہے۔

زیر تبصرہ کتاب "سکون قلب" میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ اور آپکے خلفاء کے بکھرے ہوئے ایسے مضامین کو یکجا کردیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے واقعی سکون قلب حاصل ہوتا ہے اور معاشرہ میں چہار طرف پھیلی بے دینی کے اندھیروں میں بھی انسان کو پیغام حیات نصیب ہوتا ہے۔ اور مایوسیوں کی دلدل میں گھرے انسان کو ساحل ملتا ہے۔

آج کی اس جدید ترقی یافتہ دنیا میں وہ کون سا شخص ہوگا جیسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ لیکن اس پریشانی کو حل کرنے کے سلسلہ میں غیر مسلم اقوام جو طریقہ اختیار کریں سو کریں لیکن ایک مسلمان کو ایسے موقع پر کیا کرنا چاہئے اس سلسلہ میں مکمل دستور العمل ضابطہ حیات سے مزین ایک ایسی دل آویز کتاب جو ہر مسلمان کی ضرورت ہے بالخصوص عصر حاضر میں ایسی کتاب کا مطالعہ ہر شخص کیلئے باعث تسکین ہوگا۔

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان صفحات: ۳۲۸ قیمت: درج نہیں

پوری زندگی ایک مسلمان کو نماز روزہ کی طرح اس بارہ میں بھی بنیادی تعلیمات کو حاصل کرنا ضروری ہے کہ آخرت کے بارہ میں نظریات جس قدر مستحکم ہوں گے زندگی کی گاڑی اتنی ہی صحیح سمت سفر کرے گی۔

اللہ پاک مجلس تحقیقات اسلامیہ (علماء کرام پر مشتمل جو فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم کی سرپرستی اور ادارہ تالیفات اشرفیہ کے زیر انتظام تحقیق و تالیف کا کام کر رہی ہے) کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ ان حضرات نے وقت کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلی بار اکابر علماء کی ان تحریرات کو یکجا کر دیا ہے جو قیامت اور اس کے احوال سے متعلق تھیں۔

اس مفید تالیف کا مطالعہ اہل علم و عوام الناس سب کیلئے یکساں مفید ہے کہ جس کی بدولت انسان دنیا کے حالات کو صحیح نظر سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے اور اپنی آخرت کو سنوانے کی توفیق سے نوازا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ فکر آخرت ہی ہمارے بگڑے ہوئے سب احوال کا نسخہ کیمیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''قیامت آرہی ہے'' اسی فکر آخرت کو پیدا کرنے کی مبارک نیت سے تیار کی گئی ہے تاکہ معاشرہ میں احوال قیامت سے متعلق لاعلمی کا تدارک ہو اور من گھڑت فضول قصے کہانیوں کی جگہ صحیح تعلیمات میسر آسکیں تاکہ عقیدۂ آخرت زمانہ کی گرد و غبار سے پاک صاف رہے۔

قیامت کی چند اہم علامات

دنیا کیلئے دین فروشی۔ ثقافت کے نام پر بے حیائی و بدکاری.... سُود خوری کا سیلاب.... دُعائیں قبول نہ ہوگی.... ظاہرداری اور چاپلوسی.... مساجد کی بے حُرمتی.... جاہل مفتی.... یہود و نصاریٰ کی نقالی.... لگاتار فتنے.... انسانی لباس میں شیطان.... قرآن سے شبہات.... سُنت میں مغالطہ اندازی.... دین کے معاملے میں رشوت.... مَردوں اور عورتوں کی آوارگی.... کرائے کے گواہ.... بدکاری عقلمندی کا نشان.... قاریوں کی بہتات اور ان جیسی دیگر علامات کے مطالعہ کیلئے اس کتاب کو ضرور پڑھئے۔

اجمالی فہرست

عَلاماتِ قیامت
حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟
مولانا محمد ولی رازی مدظلہ

الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحہ
از شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

عقیدہ نزول سیدنا مسیح علیہ السلام
علامہ محمد عبداللہ مدظلہ

دجّالی فتنہ کی تفصیلات
زبدۃ المحدثین حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ

تحقیق یاجوج ماجوج
مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

عصر حاضر حدیث کے آئینے میں
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

علامہ ابن عربی و مولانا نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئیاں

فرمائے گیے ہادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

لا نبی بعدی

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم

مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت قبلہ شاہ **نفیس الحسینی** دامت برکاتہم

سالانہ

ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

بتاریخ ۷ شعبان تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۵ھ بمطابق 23 ستمبر تا 11 اکتوبر 2004ء

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکا کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائیگا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوۃ

مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

فون چناب نگر: 04524/212611

ملتان: 061/514122

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں

یہ انساں بھی مقبول ربّ العلا ہے — خدا کی محبت کا روشن دیا ہے
یہ اِن ریگذاروں میں ہے چشمہ صافی — اِسے پی کے دیکھو یہ آبِ شفا ہے
خدا کے نبیؐ کی تو ہر بات سچی — جو اُسکا ہوا اُسکا وہ ہو گیا ہے
یہ تلقین و ارشاد کا میر مجلس — وصولی اِلی اللہ میں شیخِ ہدیٰ ہے
شریعت کی اقدار کا یہ محافظ — طریقت کی دُنیا کا یہ بادشاہ ہے
کرے دِل کو زندہ یہ ذکرِ خدا سے — یہ ذکرِ خدا بھی عجب کیمیا ہے
قلب اِسکا ذکرِ خدا کا گلستاں — زباں اِسکی مصروف حمد و ثنا ہے
یہ تحفیظِ ختم نبوت کا داعی — قیادت سیادت بھی اِسکی بجا ہے
سکوت اِس کا اِک معرفت کا سمندر — یہ دریا کے طوفان سے ماورا ہے
شرافت نجابت کا یہ گوہر یکتا — یہ عادات و اخلاق میں پارسا ہے
یہ عشق محمدؐ کا اعجاز دیکھو — کہ ہر اُمتی جان و دِل سے فدا ہے
نبیؐ کی محبت پہ قرباں ہونا — مسلماں کے ایمان کا مقتضیٰ ہے

مولانا محمد یوسف مانسہروی

اسلام زندہ باد — ختمِ نبوۃ زندہ باد

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

9 — 10 ستمبر 2004ء

۲۳ — ۲۴ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

۲۳ویں سالانہ دوروزہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحیدِ باری تعالےٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاءؐ
- مسئلہ ختمِ نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہؓ و اہلبیتؓ
- اتحادِ اُمت

ردِّ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِقادیانیت وعیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۷ شعبان تا ۲۷ شعبان منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ

مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

رابطہ
چناب نگر: 04524-212611
ملتان: 061 - 514122

خطاطی - محمد امان اللہ قادری دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ